رجسٹرڈ نمبر ایل ۹

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۱۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۲۹ اگست سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۳۵

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں*

اُردو کا قاعدہ	۱پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر "	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر	ار	ہدایت المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورکھی قاعدہ	۳پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اُردو	۱۰ر	دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	تعلیم محمدی	۳ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۱پائی	الکفارہ	۰ر	سیپرداءے	۹ر و۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۱پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰ر	حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۶ر
" سوال وجواب رومن اُردو	۱پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	تحقیق بائبل	۴ر
" سوال وجواب گورکھی	۱پائی	اثمار شیریں	۳ر	طالبان حق	۵ر
شبد وغزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	تواریخ بائبل	۴ر
شبد وغزلیں گورکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوالات متی کی انجیل پر گورکھی	ار	کشف القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول مِن تصنیف ایڈورڈلے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھانے کے لئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی { مِن تصنیف قاضی میر محمد۔ کوئبی مفارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب ہے جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس { مِن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ٹگسین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ بارٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اُردو ۴ر اور ۲ر یہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض { ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۴ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۴ر +

وید کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۲ر +

دائی گری { مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۸ر فارسی اُردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اِس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اِس لئے ہر ایک خاندان میں اِس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداراں { یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں +

۱۔ بھگتیل سنگھ نمبر ۲۔ ۲۔ اسبادی ٹوکری۔ ۳۔ سد پیک جیون۔ ۴۔ پھرکی۔ ۵۔ میں رمدا پھردا ہاں۔ ۶۔ ایک گتی دی کتھا۔ ۷۔ ذات ورن۔ ۸۔ سیونک کھاگئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر + | شعاع نور حصہ اوّل و دوم ۵ر
رابنس کروسو ۱۲ر + | طیطس رفیق صلیب ۸ر
طلائی شمعدان ۴ر + | تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۴ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + | مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲ر
روح سے معمور زندگی ۳ر + | القاب مسیح
طریق دعا ۴ر + | بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے +

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر +

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ ۴ر +





نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۹ اگست ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

الہ آباد کا مشہور باتصویر ادبی ماہوار رسالہ "ادیب" جولائی ۱۹۱۳ء سے بند ہو گیا ہے۔ مگر مارچ ۱۹۱۳ء سے اسی قسم کا ایک رسالہ بنام "العصر" لکھنؤ سے زیر ایڈیٹری سابق ایڈیٹر ادیب نکلنا شروع ہوا ہے۔ قیمت سالانہ للعہ ہے۔

کچہری صدر راولپنڈی کی عدالت سردار دریا سنگھ کا قاضی عبدالحی محرر تھا کسی مقدمہ میں گواہاں کو پورا طلبانہ نہ دینے کی وجہ سے اس کو تین سال قید سخت کی سزا دی۔

کابل کا یونیورسٹی کالج بھی سردار نصر اللہ خاں صاحب کی کثیر مصروفیت کے باعث شہزادہ عنایت اللہ خاں صاحب ہی کی زیر نگرانی آ گیا ہے۔

بنگال میں سیلاب کا پانی تقریباً اتر گیا ہے۔ سیلاب علاقوں کے کاشتکاروں کو وسیع پیمانہ پر تقاوی دی جا رہی ہے وہاں کی فصل کو خلاف توقع چنداں نقصان نہیں پہونچا۔ کیونکہ پانی جلد اتر گیا ہے۔ ایسٹ انڈیا ریلوے کی ۵ اگست سے آمد و رفت کھل گئی ہے۔

اخبار ریلوے ٹائمز بمبئی کے یورپین ایڈیٹر اور پرنٹر پر ایک یورپین سارجنٹ کی توہین کے جرم میں اڑہائی سو اور پچاس روپیہ جرمانہ ہوا تھا۔ اپیل پر ہائیکورٹ نے بھی سزا بحال رکھی۔

ریاست بیکانیر میں واضع قوانین کی کونسل ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق دربار کو مناسب مشورہ دینے کے لئے سرونسنٹ سکرٹری محکمہ واضع قوانین گورنمنٹ ہند ۱۵ اگست کو شملہ سے بیکانیر گئے۔

ضلع مینپوری میں چند اشخاص کو ایک بیوہ کے ستی ہونے میں مدد دینے کے سبب سے جو سزا ملی ہائیکورٹ میں اپیل ہونے پر ایک جج کی یہ رائے قرار پائی کہ جرم کے لحاظ سے کم سزا ملی ہے۔ لہذا مقدمہ دو ججوں کے روبرو پیش ہوا اور ملزموں کو نوٹس دیا جائے کہ وہ سزا نہ بڑھائے جانے کی وجہ ظاہر کریں۔

جرمن حکومت اپنے مشہور ہوائی جہاز کے موجد ڈیلن کی تحریک پر بمقام ہیلزبرگ میں ہوائی جہازوں کی راہنمائی کے لئے ایسی تیز روشنی کا مینار بنانے لگی ہے۔ جس کی روشنی ۲۰ میل تک پہونچ سکیگی۔ اور قریباً تمام سلطنت جرمنی میں ایسے بہت سے جہاز بنائے جانے کی توقع اور تجویز ہے۔

چین کی جمہوری حکومت اور اس کے پریسیڈنٹ یوآن شیکائی اگرچہ جنوبی علاقوں کی بغاوت کو فرو کرنے میں بہت کچھ کامیاب ہو چکا ہے۔ اور اب صرف ایک مقام کے اہم قلعے فتح کرنے باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن یہ خانہ جنگی جلد ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔

ولائیت کے ڈاکخانوں کے ملازموں کی شکایات پر غور کرنے والی کمیٹی نے تحقیقات ختم کر کے سفارش کی ہے تنخواہ ضرور بڑھنی چاہئے۔ ملازموں کو اپنی انجمن قائم کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ اور کہ پوسٹمینوں سے ہفتہ بھر میں ۴۸ گھنٹے کام لیا جائے۔ اور بڑے دن کے بکس برابر قائم رکھیں جائیں۔

آئرلینڈ کے قصبہ لنڈن ڈیری میں آئے دن فساد ہوتا رہتا ہے۔ ۱۴ اگست کا ذکر ہے کہ ایک فساد میں ایک آدمی ہلاک ہو گیا۔

کابل کے جنگی مدرسہ کی نگرانی معین السلطنت شہزادہ عنایت اللہ خاں صاحب کے حوالہ ہے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے بحیثیت پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی چند ہندوؤں کے ایک کنوئیں کو مالکوں کی مرضی کے خلاف زبردستی گرا کر بند کروا دیا۔ مالکان عدالت سے حکم امتناعی لائے کہ تا فیصلہ مقدمہ کنواں بند نہ کیا جائے یہ حکم صاحب ڈپٹی کمشنر کو دکھایا گیا لیکن انہوں نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔

پشاور کے گرد و نواح میں اس قدر بارش ہوئی کہ دریائے خیالی اور جہلم کے پل بہ گئے۔

تار برقیات

۲۲ اگست ویئنا - ایک فرانسیسی اخبار کا بیان ہے کہ دول قسطنطنیہ پر مجموعی چشمپوشی کرنے کے لئے مشورہ کر رہے ہیں تجویز کی گئی ہے کہ آسٹریا کا سفیر پورٹ سے کہے کہ انوس میڈیا لائن سے پیچھے چلا جائے ورنہ اس کو مالی خسارہ اُٹھانا پڑیگا۔

۲۲ اگست لنڈن - کہتے ہیں کہ ٹرکی نے دریائے مارتیزا کے دوسرے پار کے مقامات کے قبضہ کی بابت روس کو از زیادہ یقین دلایا ہے - یہ تیقنات سینٹ پیٹرز برگ میں قابل اطمینان تصور کئے گئے ہیں - اور فی الحال دریائے مارتیزا کے پار جانا نہیں چاہیئے اور وہ صرف اسباب کا منتظر ہے کہ شاید اس مالی خسارہ سے ٹرکی ایڈریانوپل کو چھوڑ دے - ٹرکی کی فوج کو کئی مہینوں سے تنخواہیں نہیں ملی ہیں -

۲۲ اگست لنڈن - تخمینہ لگایا گیا ہے کہ یورپ میں جہاز کی قیمت پر . . . . ۷ پونڈ کا ۵ شلنگ فیصدی کے حساب سے بیمہ کیا گیا ہے اور بعض قسم کی جائداد پر ۱۵ شلنگ فیصدی کے حساب سے - اُمید کی جاتی ہے کہ آئندہ ہفتہ نرخ میں اور زیادہ زیادتی ہو جائیگی -

۲۱ اگست قسطنطنیہ - کسی ایک سفیروں نے پورٹ کی توجہ ان رپورٹوں کی طرف مبذول کی ہے جو ٹرکی کے دریائے مارتیزا سے پار جانے کی بابت ہیں - اور کل سہ پہر روس کے سفیر نے وزیر اعظم سے اس امر پر بات چیت کی ہے - وزیر اعظم نے دریائے مارتیزا کے پار کے علاقہ پر قبضہ کرنے کے ارادہ سے انکار کرتے ہوئے سفیر کے سامنے ہی احکام نافذ کئے کہ اگر کوئی فوج دریا کے پار چلی گئی ہے - تو وہ واپس آجائے - اس خبر سے کہ بلغاری ویدیگچ میں پھر قابض ہونیکا ارادہ کرتے ہیں شہر میں بڑا خوف پیدا ہو گیا ہے - اور بہت سے باشندے شہر کو چھوڑ کے چلے جا رہے ہیں - قنصلوں نے سفیروں سے اپیل کی ہے کہ فوائد غیر ممالک کی حفاظت کے لئے جنگی جہاز روانہ کریں -

۲۱ اگست لنڈن - باوجود ٹرکی سرکاری تیقنیات کے ٹرکی بلغاری حالت نہایت مخدوش ہے - کہا جاتا ہے کہ پورٹ جنگ کے لیئے اور فلپوپلس پر جلد تر دھاوا کرنے کے لئے بڑی گرمجوشی سے سوچ بچار رہا ہے تاکہ ایڈریانوپل میں ترکیوں کے قائم رہنے کی بابت بلغاریوں کو مجبور ضمانت کرے - یہ یقین رکھا جاتا ہے کہ انور بے ایک دستہ کے ساتھ گورنمنٹ کی پالیسی پر بڑا زور ڈال رہا ہے - اور ساتھ ہی اُس کے تازہ ترین خبریں ہیں کہ روس لنڈن کے عہدنامہ پر زور دینے کی غرض سے ضرور دخل دیگا - بحر اسود میں روسی جنگی جہازوں کی موجودگی اور مقامی جہازوں کی نقل مکانی سے بعض مقامات میں یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے - کہ حال ہی میں فوجیں ساحل پر اُتر پڑی ہیں ٹرکی کی جانب سے ایک وفد دول یورپ کی طرف روانہ کیا گیا ہے کہ وہ اُن کو مجبور کرے کہ وہ ترکی کو ایڈریانوپل میں رہنے دیں -

اس وفد کا ایک انڈر سکرٹری نے استقبال کیا - آج تیرہ ہیر بلغاریوں کی فوج کے دو اور بریگیڈ مقدونیہ اور ایڈریانوپل سے صوفیہ میں واپس آئے ہیں - عوام نے اُن کا بڑے تپاک سے استقبال کیا - اور اُن پر پھول برسائے - بادشاہ اور ملکہ نے اُن کی ملاقات کی -

۲۱ اگست نیروبی - ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ اخبار کے مکانات میں سخت آتشزدگی ہے . . . ۵ پونڈ کا نقصان ہوا -

۲۱ اگست لنڈن - سر الفریڈ ہاپکنسن بمبئی یونیورسٹی کو اس کی خدمات اور تقرریات کے بارے میں اور اس کے متعلق کالجوں کے کام کا معائنہ کرنے کے لئے ۱۰ اکتوبر میں آنیوالے ہیں

۲۲ اگست لنڈن - ڈیلی ٹیلیگراف کا بیان ہے کہ ایک کمیشن بہت جلد مقرر ہوگی جسمیں نمائندہ فارسی - روسی اور برطانوی وکلا ہونگے تاکہ ارمیا اور سوہراء کی گرد و نواح میں سرحد کا فیصلہ کریں

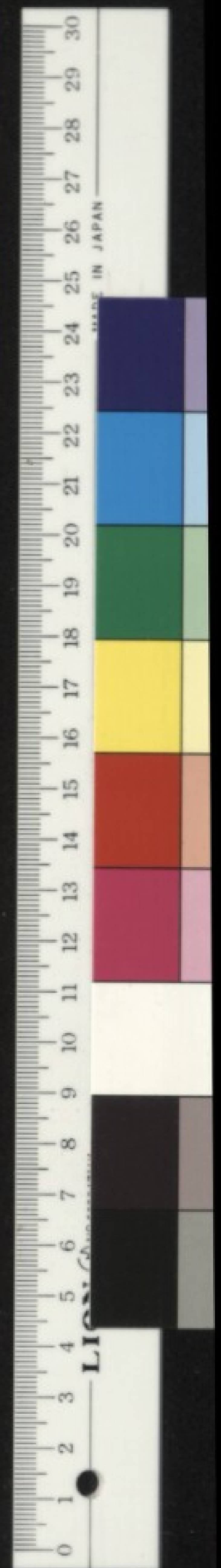
کلیسیائی خبریں

مس اگنس ہل صاحبہ اب مقام موصارد اقعہ گوالیار میں مس مے صاحبہ کے ساتھ رہتی ہیں - جو پہلے الہ آباد میں تھیں مگر اب امریکن پریسبٹیرین مشن میں کام کرتی ہیں -

مس پاربل صاحبہ کہتی ہیں کہ برہما کے ایک باشندہ نے برہمی زبان میں زبور کی کتاب کی وہ جلد پڑھی جو ایک مسافر اس کے گھر میں چھوڑ گیا تھا - اس کو پڑھکر اس نے معلوم کیا کہ بت پرستی چھوڑ دینی چاہیئے - اور اس ازلی ابدی خدا کی پرستش کرنی چاہیئے - جس کا ذکر اس میں آیا ہے - بیس برس تک وہ اکیانواں زبور بطور اپنی روزمرہ کی نماز کے پڑھتا رہا - تب اُس عرصے کے بعد ایک مشنری نے اس کو نئے عہدنامہ کی ایک جلد دی - یہ پہلی دفعہ ہی تھی کہ اُس نے مسیح کی بابت بڑی خوشی اور شوق سے پڑھا - اور آخر کار بولا کہ بیس برسوں تک میں ستاروں کی روشنی میں چلتا رہا - مگر اب آفتاب کو دیکھتا ہوں -

دنیا بھر میں وائی ایم سی - اے کی کل تعداد ۸۸۵۸ ہے اور ان کے ممبران کی تعداد ۱۱۰۵۳۰ گزشتہ سال میں ۶۲ نئی وائی - ایم - سی - اے تیار ہوئی ہیں - جن کے ممبران کی تعداد ۵۰۰۰۰ ہے - ۲۰۰ اور زیادہ عمارتیں اس کے متعلق تیار ہوتی ہیں - اب کل تعداد عمارتوں کی ۱۵۰۰ ہے اور کل قیمت ان کی ۱۵۳۴۶۲۶۳ پونڈ ہے

مینپوری ٹریننگ سنٹرل سکول کے ہیڈ مدرس پادری سکاٹ صاحب کی زوجہ بعارضہ تپ دق مبتلا ہو کر الموڑہ کو برائے علاج چلی گئی ہیں - ہم کمال کے خانہ ان سے ہمدردی ہے - اور دعا کرتے ہیں کہ وہ خدا کے فضل سے کامل صحت حاصل کرکے پھر اپنے عزیزوں کا دیدار کریں -



ایڈیٹوریل نوٹس

مصر کے مینار

مصر کے مینار دنیا کے عجائبات میں سے ہیں۔ قومیں آئیں اور چلی گئیں۔ طوفان اور آندھیاں اُن پر سے بڑے زور کیساتھ گذر گئیں۔ زلزلوں اور بطن زمین کے جھونکوں نے زمین کو کنپا دیا لشکروں اور قزاقوں نے اُن کی تباہی کے لئے قصد کئے۔ مگر یہ عظیم الشان۔ خاموش اور سنجیدہ مینار اپنی پوری شان وشوکت سے اپنی قدامت اور استقامت اور صنعت کاری اور خوبصورتی کی بہار بلا روک ٹوک اور دلکش طریق سے دکھا رہے ہیں۔ ان سب خوبیوں کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ اُن کی بنیادیں بڑے مضبوط اور پائیدار پتھروں اور مصالحوں اور بڑے لاثانی اور کامل کاریگروں کی دستکاری اور صنعت سے بنی ہوئی ہیں۔ مصر کا بڑا مینار ۴۸۱ فیٹ بلند ہے۔ اس کا بنیاد امربع ہے۔ جس کا ہر ایک پہلو ۷۵۵ فیٹ ہے۔ اس کی پتھریلی تہیں قریباً سب کی سب سرخ پتھر کی بنی ہوئی ہیں اور ہر ایک تہ چار فیٹ سے زیادہ دبیز ہے۔ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ سخت پتھر کی سلیں تانبے اور دیگر آمیزش سے بنی ہوئی دہات کے آروں سے جنکے دندانے جواہروں اور قیمتی پتھروں کے تھے چیری گئی ہیں۔ اُس کے بنائے جانے میں بیس برس کا عرصہ لگا اور ایک لاکھ آدمی اُس پر کام کرتے تھے۔ اس مینار میں آٹھ کروڑ پچاس لاکھ مکعب فیٹ پتھر لگا ہے اور بالفعل ۱۲ کروڑ روپیہ سے زیادہ خرچ ہوا ہوگا۔ یہ ایک نہایت ہی سخت دشمن کے مقبرہ کی خاطر بنا تھا جو تواریخ میں نہایت سخت مانا گیا ہے۔ اُس کا نام چیوپس تھا۔ اُس کے پتھر عربستان کے پہاڑوں میں سے نکالے گئے تھے۔ اور اُن میں سے کوئی بھی تیس فٹ کی لمبائی سے کم نہیں ہے۔ یہ پتھر دریائے نیل کے ذریعہ سے لائے گئے تھے۔ اور پھر اُس کے کنارے پر ایک نئی سڑک پر سے مقام خاص پر لائے گئے۔ اس نئی سڑک کی تعمیر میں دس سال کا عرصہ لگا تھا۔ یہ مینار قریب ۱۳ ایکڑ زمین میں واقعہ ہے۔ اور لندن کے سینٹ پال کے کیتھیڈرل کی نسبت بلندی میں ۱۵ فیٹ زیادہ ہے۔ اور رقبہ میں روم کے سینٹ پیٹر کے گرجے سے سہ گنا بڑے رقبہ میں بنا ہے اور اس کی بلندی اس سے پچاس فیٹ زیادہ ہے۔

خصلت

اور ہم ذکر کر آئے ہیں کہ مصر کا مینار باوجود اس قدر قدیم اور زمانہ کی گوناگوں تغیروں کے نیچے ہونے کے بھی اپنی وہی استقامت اور شان رکھتا ہے جس میں کہ وہ پہلے پہل اصل کاریگروں کے ہاتھوں سے قائم کیا گیا تھا۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اس کی بنیاد چٹان پر رکھی گئی ہے۔ اسی طرح خصلت انسان ایک مینار ہے جو قدیم زمانہ میں صانع حقیقی اور کامل کے ید قدرت نے اس وسیع میدان جسم انسانی میں قائم کیا ہے۔ اور نہایت عجیب وغریب طور پر تعمیر ہوا ہے۔ تاکہ یہ تا ابد قائم رہے اور لفظ خصلت یا انگریزی لفظ کیریکٹر کا نہ ہونے اور منشا بھی یہی ہے کہ خصلت کا مینار تا ابد قائم رہے۔ لفظ کیریکٹر یونانی خرکٹیر ہے اور جس کے معنی وہ نقش ہے جو کسی دہات یا پتھر پر کندہ کیا جاتا ہے جیسے روپیے پیسہ پر یا کتبوں پر۔ اس مینار خصلت کی بنیاد اس معمار ازلی ودانا وقادر مطلق نے ایمان پر رکھی ہے یعنی اس بات پر کہ انسان اپنے خالق کی بات کو سچ اور مفید خیال کرکے پر پورا پورا بھروسہ رکھے تاکہ خصلت کا مینا کبھی جنبش نہ کھائے جسمانی جذبات اور جوشوں کے طلاطم سے کبھی لغزش نہ کھائے اس خصلت کو بائیبل کی زبان میں خدا کی صورت کہا ہے ابتدا میں جب خدا نے آدم اور حوا کو پیدا کیا تھا تو انہیں صرف یہ کہا تھا کہ تو باغ کے درخت کا پھل کھایا کریں لیکن نیک وبد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا۔ کیونکہ جس دن تو اُس سے کھائیگا ضرور مریگا۔ نیک وبد کی پہچان کے درخت کے پھل میں کوئی ذاتی زہریلی اثر نہ تھا جس سے کہ آدم کی خصلت یا وہ صورت بگڑ جاتی جس کو یہاں "ضرور مریگا" کے فقرہ سے بیان کیا ہے۔ مگر صرف وہ ایمان تھا جو خدا نے اُس کو ودیعت کر دیا تھا یہی بات پیدائش ۳:۶ سے ظاہر ہے جہاں لکھا ہے کہ اس واسطے کہ تو نے اپنی جورو کی بات سُنی یعنی میرے کہنے پر تجھ کو ایمان یا بھروسہ نہیں بلکہ اپنی بیوی کے کہنے پر بھروسہ ہو گیا۔ پس اس ایمان کے جاتے رہنے سے فرمانبرداری جاتی رہی۔ اور فرمانبرداری کے زائل ہونے سے آدم کی اصلی صورت بگڑ گئی یعنی خصلت یا وہ نقوش مٹ گئے جو حق تعالیٰ نے اُس کی سطح پر ثبت کئے تھے یہاں سے ظاہر ہے کہ ایمان وہ بنیاد اور پختہ بنیاد ہے کہ جس پر خصلت کا مینار قائم ہے۔ ایمان کے اوپر خصلت کا انحصار ہے۔ پس اگر ایمان ہمارے خصلت کی بنیاد ہو تو خصلت کی تمام ناقابل انہدام اور غیرفانی ہوگی۔ اس بنیاد پر جو پہلا ردہ اس مینار کا رکھا ہوا ہے وہ خوبی ہے یعنی اخلاقی طاقت ہے۔

خالص اور سنجیدہ اخلاق ایمان کے عین بعد ہی ہونا چاہیے۔ میتھیو آرنلڈ صاحب کا قول ہے کہ انسان کا چال چلن اُس کی زندگی کا ۳/۴ ہے۔ اگر ایمان خصلت کی جڑ ہے تو اخلاق عادت اُس کی شاخ ہے "تم اُن کو اُن کے پھلوں ہی سے پہچانو گے"۔

دوسرا ردہ علم ہے۔ ممکن ہے کہ آدمی ایمان اور حسن اخلاق رکھتا ہو مگر علم سے بے بہرہ ہو۔ اور علم سے بے محرومیت تنگدلی تعصب اور عدم قوت برداشت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور یہیں ایذا رسانی کی طبیعت پیدا ہوتی ہے علم خصلت کا محافظ اور معاون ہے علم کی اجزائے ترکیبی دانائی واقفیت عامہ اور تزکیہ نفس یا صاف دلی ہے۔ پس لازم ہے کہ ہر ایک شخص اپنی روزمرہ زندگی میں ہر شے کا مطالعہ ہر امر کی تحقیقات اور دنیا کی سب سے عمدہ عمدہ کتابوں کا مطالعہ اور جو کچھ کہ دیکھا اور پڑھا اور سنا گیا ہو اُس پر بڑی عمیق نظری اور خلوص دلی سے غور وفکر کرنا ہے۔ مسیحیت میں تمام حقیقی سائنس اور فلسفہ موجود ہے صرف نظر بصیرت درکار ہے۔ لازم ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ جدید ترین تحقیقات اور ایجادات تہذیب کی اُس لہر کا مشاہدہ

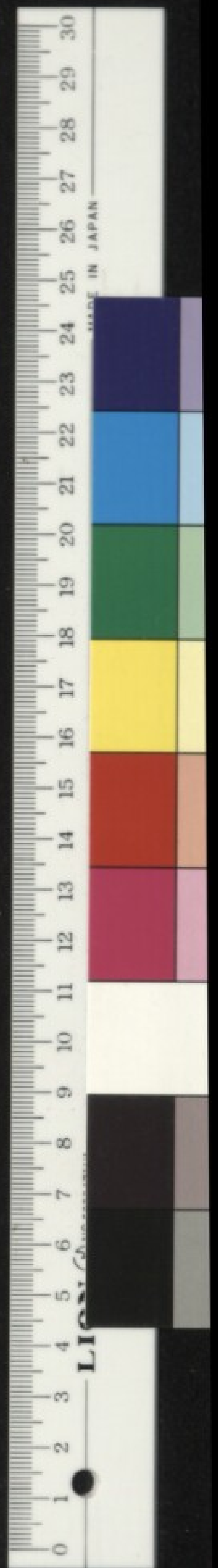
اور مطالعہ کیا جاوے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ خصلت کی حقیقی تعمیر کا جزو لاینفک ترقی ذاتی کی طاقت اور عمل ہے۔ تیسرا زینہ اس عمارت کا **پرہیزگاری** ہے یعنی ہر امر میں خود اپنے آپ پر پورا قابو رکھنا اور حکومت کرنا ممکن ہو کہ آدمی منشیات یا دیگر مضرات کل و شرب کے بارے میں اپنے اوپر پورا قابض ہو۔ مگر اپنی طبیعت کی تیزی اور جلدباز عادت اور اپنے جوش و جذبات کی لہروں کو روک نہ سکے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اپنی شہوت کو روک سکے مگر زبان کو قابو میں نہ لا سکے۔ پس لازم ہے کہ ہر ایک شخص اپنے ادراک و احساس طبیعت۔ عادت۔ حواس خمسہ ظاہری و باطنی کو روکے اور اُن کو اُن کی مرضی پر نہیں بلکہ خدا کی مرضی پر چلاوے۔ اس کے بعد **صبر** ہے۔ اور یہ وہ صفت ہے جو آدمی کو خواہ وہ گھر میں ہو خواہ اپنے کام پر خواہ خلوت میں ہو خواہ جلوت میں اُس کی کامیابی اور خوشی حاصل کرنے کے لابدی اور ضروری ہے۔ خوش طبعی اور ہردلعزیزی کی طبیعت سے بڑھکر صبر ہے۔ ممکن ہے کہ خصلت میں خوش طبعی اور نرم مزاجی ہو لیکن ہو سکتا ہے کہ آدمی بدمزاج اور چڑچڑا ہو اور پھر بھی اُس کی خصلت نہایت کمزور ہو لیکن ہر بات میں صبر کی ضرورت ہے جس میں **استقلال** استواری اور برداشت شامل ہیں۔ اس صبر سے بڑی پختہ اور مضبوط خصلت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ ارادہ کی پختگی ہوتی ہے **خدا پرستی** خصلت کی مینار کا ایک اور درجہ ہے۔ اس میں خدا کی تعظیم فرمانبرداری اور دینداری شامل ہے۔ لازم ہے کہ ہم حق تعالےٰ کے مشابہ ہو جائیں۔ یہی خصلت کا مدعا ہے۔ چاہیے کہ ہم اپنے پیارے آسمانی باپ پر بچوں کی طرح بھروسہ کریں اور اُس سے محبت رکھیں اور اس کے فرمانبردار رہیں۔ تب ہم دوسروں پر اُن کی بہتری اور خوشی کے لیے بڑا اعجازی اور ایسا اثر ڈال سکینگے۔ جس کا لوگ ہرگز مقابلہ بھی نہ کر سکینگے **مہربانی** اس کی ایک اور [illegible] ہے۔ چاہیے کہ ہم اپنے ابنائے جنس کو پیار کریں۔ ہم خدا کی صورت پر پیدا کیے گئے ہیں اور تمام مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے بہن بھائی ہیں۔ خدا کی ابویت اور انسان کی اخوت کا تعلق ہمارے اور خدا کے درمیان ہونا ضروری ہے۔ انسانیت کا دوسرا نام مروت ہے۔ سب سے آخری اور سب خوبیوں کا سرتاج زندہ **محبت** ہے محبت برادرانہ اُلفت کی بہ نسبت زیادہ وسیع اور محیط صفت ہے۔ کیونکہ یہ عالمگیر ہے۔ ہم نہ صرف انہیں کو پیار کریں جو ہماری کلیسیا یا سوسائٹی میں ہیں بلکہ تمام بنی آدم کو جس میں دوست اور دشمن ہموطن اور ہم قوم اور اجنبی اور غیر قوم سب ہی شامل ہیں محبت دنیا میں سب سے بڑی چیز ہے۔ اسی لئے وہ خصلت کے مینار کے سر پر ہے۔ جب مصر کے مینار کو معمار ختم کر چکے۔ تو انہوں نے اُس کی چوٹی سے تمام سوراخوں اور چٹانوں کے رخنوں کو سیمنٹ کے ساتھ بند کرنا شروع کیا۔ اور اسی طرح اُس کے نیچے اُتر آئے اور باہر سے اُس کو خوب مضبوط اور مجلا کر دیا۔ یوں اُن کا سارا کام بالکل مکمل اور پائیدار بن گیا پس محبت نہ صرف اس مینار خصلت کی سب سے اوپر کی اور چوٹی کی تہ ہے۔ بلکہ وہ سیمنٹ ہے۔ جو سوسائٹی کے افراد کو مضبوطی کے ساتھ جوڑے رہتا ہے۔ اور اُس کو تمام بیرونی حوادث اور آزمائشوں اور ضرر رساں آسمانی طاقتوں مثل طوفان اور سیلاب سے محفوظ اور سالم رکھتا ہے۔

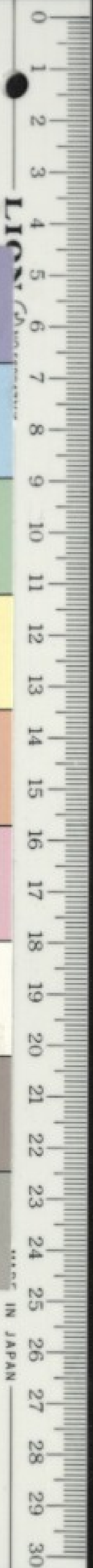
العصر

اس نام کا ایک علمی رسالہ $\frac{30 \times 20}{8}$ سائز کا ماہ مارچ سے زیر ایڈیٹری جناب منشی پیارے لعل صاحب شاکر نکلنا شروع ہوا ہے۔ نہایت دبیز چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ ہر پرچہ کے ساتھ ایک عمدہ رنگین تصویر اور باقی کم از کم نصف درجن ہاف ٹون فوٹو کی تصویریں ہوتی ہیں۔ جو یا تو بڑے آدمیوں کی یا کسی مشہور مقام یا عمارت پر مشتمل ہیں۔ نامی گرامی اہل قلم ہندو مسلمان اور عیسائی رسالہ کے قلمی معاونوں میں نظر آتے ہیں مضامین کے لئے ۸۰ صفحے وقف ہیں۔ جون کے پرچے میں اول مضمون پروفیسر فریدالدین صاحب مراد کا "حرکت قانون" پر اور دوسرا مضمون مسٹر جے آر رائے صاحب (عیسائی)، کا "تحصیل سائنس کے فوائد" پر ہے۔ اسی قسم کے اور کئی مضامین نثر اور نظم نامی اہل قلم کے قلم کا نتیجہ ہیں۔

الغرض رسالہ العصر محاسن ظاہری اور باطنی میں بےنظیر ہے اب چونکہ ادیب جولائی سے بند ہو گیا ہے۔ اب اردو رسالوں میں العصر لاثانی ہے۔ انگریزی میں صرف "ماڈرن ریویو" ہندی میں "سرستی" اس کے مقابلہ کے رسائل ہیں۔ العصر میں علمی تاریخی اخلاقی۔ سائنسی۔ فلسفی۔ تمدنی وغیرہ مضامین ہوتے ہیں۔ پولیٹیکل اور مذہبی مسائل کی بحث بالکل علیحدہ رکھی گئی ہے۔ ہر فرقہ اور ہر گروہ کے مذاق کی خاطر دعوت کا سامان العصر کے نفیس پاکیزہ صفحات میں نظر آتا ہے۔ العصر نے ایک ایسا علمی دسترخوان بچھا دیا ہے کہ سب قوموں نسلوں اور مذہبوں کے لوگ اسمیں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور لطف یہ کہ دین و ایمان کے برباد ہونے کا مطلق خدشہ نہیں ہر پرچہ دوسرے پر سبقت لیجاتا ہے اور اعلےٰ پایہ کے علمی مضامین کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ سالانہ چندہ صرف ساڑھے چار روپیہ ہے جو ایسی بےنظیر خوبیوں کے رسالہ کے لئے محض برائے نام ہے۔ ہم معاونین و سرپرستان نورافشاں سے بزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ العصر کی سرپرستی اور خریداری منظور فرمائیں۔ اپنے احباب کو تحریک کریں۔ ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ العصر کے مالک اور ایڈیٹر ایک ہندوستانی عیسائی ہیں آپ کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر مچیل کے اخبار تحفہ سرحد "شمس" کے ایڈیٹر تھے۔ پھر مخزن جیسی اللہ آباد کے سب ایڈیٹر رہے بعد ازاں مشہور رسالہ ادیب اللہ آباد کے ایڈیٹر رہے۔ اور اس رسالہ کی شہرت کو چار چاند لگا دئیے۔ اب چند ماہ سے اپنا ذاتی رسالہ جاری کیا ہے العصر کو مذہبی جھگڑوں سے پاک رکھا گیا ہے۔ اسوجہ سے ہر گروہ اور فرقہ کے لوگوں کی سرپرستی اور مقبولیت حاصل کرنے کا مستحق ہے۔ مصر اور شام میں درجنوں رسائل اور اخبارات وہاں کے شامی یا مصری عیسائیوں نے عربی میں جاری کر رکھے ہیں جن کی اشاعت ہزاروں تک ہے۔ کیا ہندوستان میں العصر ہزاروں کی اشاعت حاصل نہیں کر سکتا؟ ضرور کر سکتا ہے بشرطیکہ اہل ذوق قدر فرمائیں۔ اور ضرور اس کی قدر ہوگی۔ رسالہ بےنظیر ہے۔

راقم مسٹر جے۔ آر۔ رائے صاحب لاہور۔





یوگنڈا کا بادشاہ مسیحی ہے

خدا کی پروردگاری اور نظام نجات انسانی میں ایک ایسا عجیب و غریب قانون ہے کہ جو لوگ مسیحی مذہب کے سخت دشمن ہوتے ہیں اور جو اسکو برباد کر دینے کے لئے جنہوں نے گویا قسم کھائی ہوئی ہو۔ اور جو اسی مقصد سے مسیحیوں کو ایذا پہنچاتے اور قتل کرتے رہتے ہیں۔ وہی آخر کار سچے اور سرگرم مسیحی بن جاتے ہیں گزشتہ زمانہ میں مسیح کے صعود کے بعد ہی پولس رسول ایسوں میں سے ایک تھا۔ حال کے زمانہ میں ایسے ملکوں میں سے جاپان اور چین خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ جہاں ہر سال بہت سی جانیں مسیح کی خاطر قتل کی جاتی تھیں۔ آج وہی مسیح پر جان دینے کو تیار ہیں۔ اور اب ہزاروں مسیحی وہاں موجود ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں مسیحی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہندوستان بھی ان ملکوں میں سے ایک ہے جس نے غدر کے ایام میں مسیحیوں پر سخت ظلم کئے تھے۔ مگر اس وقت ہم آپ کو یوگنڈا کے بادشاہ کا حال بتانا چاہتے ہیں۔ یوگنڈا کا موجودہ بادشاہ ڈوڈی چوا مسیحی ہے۔ جس کے والد راتونگا نے مسیحی مذہب کی مخالفت میں ہو کر بشپ ہینگٹن کو قتل کروا دیا تھا۔ اس کی عمر اس وقت ۱۷ سال کی ہے اور آیندہ سال وہ اپنی حکومت اختیار کریگا۔ کیونکہ اس وقت ان کی نابالغی کی وجہ سے سلطنت پر پریذیڈنٹ مامور ہے۔ یہ بادشاہ فرقہ بہیما سے علاقہ رکھتا ہے۔ اور لمبا جوان ہے ہونٹ حبشیوں کی طرح موٹے موٹے نہیں بلکہ پتلے ہیں۔ حال میں وہ گورنمنٹ کی جانب سے مامور شدہ انگریزی اتالیق مسٹر جے۔ ایس۔ آر۔ سٹروک صاحب کے ساتھ انگلستان میں رہتے ہیں۔ اس کی تقریر بڑی اعلے اور خود ضبطی کے خواص سے متصف ہے۔ گذشتہ سال انگلیکن بشپ صاحب نے اس کو مستقیم کیا تھا۔ اور سی۔ ایم۔ ایس کے ذریعہ سے تعلیم پا رہے ہیں۔ ڈوڈی بادشاہ کے ہمرکاب یوگنڈا کے تین سردار رہتے ہیں۔ جن میں سے ایک ہنم گسا نامی ۱۹۰۲ء میں شاہ ایڈورڈ کی تاجپوشی کے وقت انگلستان میں آیا تھا۔ یہ سب مسیحی ہیں۔ اور ان میں سے ایک نے بشپ کی طرف سے ایک چھوٹے درجہ کے ریڈر کا لائسنس بھی حاصل کیا ہوا ہے۔ ڈوڈی بادشاہ خاصی انگریزی جانتے ہیں۔ اور کسی ایسے باشندہ یوگنڈا کی بہ نسبت اچھی انگریزی بولتے ہیں جس نے انگلستان میں تعلیم نہ پائی ہو*

سب سے پہلا ہندوستانی بشپ

آج تک تو ہم یہی دیکھتے آئے ہیں کہ جس قدر بشپ ہوتے رہے وہ سب یورپین ہی تھے اور اب بھی ہیں۔ مگر اب بڑی خوشی اور مسرت کا مقام ہے۔ اور ہم ہندوستانی مسیحیوں کے لئے بڑے فخر کا موجب ہے کہ ایک ہندوستانی بشپ بھی ہمارے درمیان موجود ہے۔ وہ ہمارے مخلص مکرم اور ہر دلعزیز بشپ عزریاہ ہیں۔ حال ہی میں ان کا استقبال بنگلور کی وائی ایم سی۔ اے کی ایک شاخ واقعہ شہر بور ڈنگ میں بڑے تپاک کے ساتھ کیا گیا۔ اس استقبال اور مبارکبادی کے دینے والی کمیٹی کے صدر نشین ضلع بنگلور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر کے چندی صاحب بہادر بی۔ اے تھے۔ اس تقریب پر بہت سے انگلیکنوں اور غیر ممبران چرچ انگلنڈ ہندوستانی اور انگریز وغیرہم تھے۔ از انجملہ مدراس کے اور تنادلی کے بشپ صاحبان سپورڈی مشن کے ڈاکٹر مارٹن پرائس اور وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے بیسنز بوجر اور ہائیڈن صاحبان حاضر تھے۔ مسٹر چندی نے ایک بڑی مرتب اور برجستہ تقریر میں بشپ عزریاہ کو بہ این حیثیت کہ آپ جنوبی ہندوستان میں سب سے پہلے پروٹسٹنٹ ہندوستانی بشپ ہیں مبارکبادی دی اور کہا کہ آپ وائی ایم۔ سی۔ اے کے کام میں کوئی اجنبی شخص نہیں ہیں۔ اور تنادلی مشن کے مرتب بھی آپ ہی ہیں اور انڈین نیشنل مشنری سوسائٹی کے بانیوں میں سے ایک ہیں ساتھ ہی اس کے یہ بھی فرمایا کہ بشپی عہدہ پر معمور کرنے کے لئے آپ کو نامزد کرنا مدراس کے بشپ صاحب کی سرتوڑ کوشش کا ہی نتیجہ ہوا اور کہ اس ہندوستانی کلیسیا کو مغربی کلیسیا کے ساتھ ملانے والے خاص کر آپ ہی ہیں۔ اس تقریر کے بعد ریورنڈ میسنز کنگسبری اور ڈیوڈ صاحبان نے بڑی سنجیدہ اور پر محبت تقریریں کیں۔ ان سب کے بعد بشپ عزریاہ نے ایک تقریر میں جواب دیا اور فرمایا کہ میں آپ سب صاحبان کا مشکور و ممنون ہوں ان مہربانیوں کے لئے جو آپ لوگوں نے مجھ پر مبذول فرمائیں اور کہ اس عمل سے تمام امتیازی رسمی تفرقے کافور اور زائل ہو گئے۔ اور کہ ایک ہندوستانی بشپ کے تقرر سے ہندوستانی کلیسیا کی عزت اور توقیر بڑھ گئی اور اس کو زیادہ تر قابل امتیاز بنایا گیا۔ اور کہ میں اپنی تمام فرض و ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں جان سے کوشش اور سعی کرتا رہونگا۔ بشپ صاحب عزریاہ کی تقریر کو سب نے پسند اور دل سے قبول کیا۔ پادری ایس برجوت صاحب بی۔ اے کی ایک مختصر تقریر کے بعد مدراس کے لارڈ بشپ صاحب نے برکت کے کلموں کیساتھ جلسہ برخاست کیا

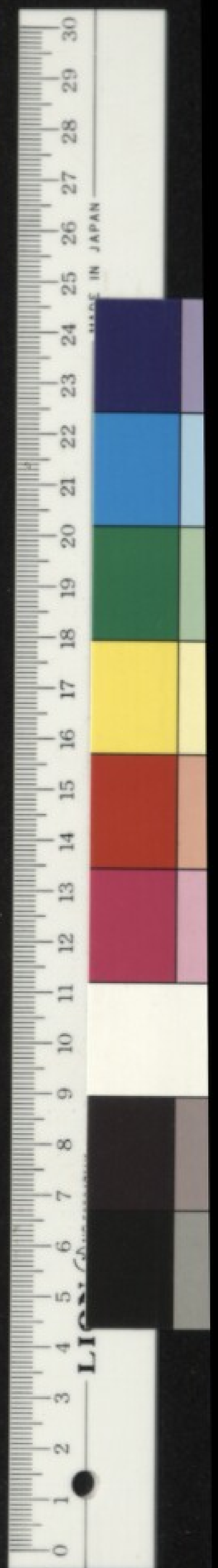
ہم بھی بڑی مسرت اور ابتہاج کے ساتھ اپنے معزز و مکرم ہندوستانی بشپ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم ہندوستانیوں کو بھی یہ دن دکھلایا کہ ہم فخر کے ساتھ کہہ سکیں کہ ہمارا بھی ایک ہندوستانی بشپ ہے۔ اور ہم بھی اس قابل ہیں کہ ہم میں سے ایک بشپ کے عہدہ پر ممتاز ہے۔ اور بڑے خوش اور خدا کے شکرگذار ہیں کہ یہ سلسلہ ہم ہندوستانی مسیحیوں میں بھی جاری ہوگیا جس کی ہندوستانی کلیسیا میں بڑی کسر باقی اور ضرورت محسوس تھی۔ کاشکہ ہمارے پنجاب اور ہندوستان شمالی میں بھی ایک ایک ہندوستانی بشپ بہت جلد مقرر ہوں۔ جو ہماری خوشی اور فخر کو اور زیادہ مضاعف کرنے میں ممد و معاون ہو۔ آئندہ ہمیں امید ہے کہ ہمارے بزرگ اور قابل احترام پنجاب کے آرچ ڈیکن پادری فیض احسان اللہ صاحب بہت جلد کسی نہ کسی وقت اس معزز خدمت پر سرفراز ہونگے۔ یہ پنجابی مسیحیوں اور خادمان دین کا اور ہمارے بہی خواہ مشنری صاحبان کا فرض ہے کہ اس قسم کی کوشش کریں۔ اور اس کمی کو پورا کریں۔ آخر میں خدا سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے بیٹے ہمارے نجات دہندہ خداوند مسیح کی خاطر اور اس کے نام کے ذریعہ ہمارے ہندوستانی بشپ صاحب کی عمر درازی دینداری اور ہمدردی میں ترقی بخشے اور اپنے فرض کی ادائیگی میں طاقت اور لیاقت اور روح پاک بخشے۔

مراسلات

کیا کسی مذہب کی جانب منسوب ہونا جرم ہے

قدرت وفطرت نے تو اس کو جرم قرار نہیں دیا۔ کیونکہ اُس نے ہر شخص کو جداگانہ کانشنس (قوت ممیزہ یا نور ایمان) دے کر دنیا میں بھیجا ہے۔ پس ہر شخص اس کی روشنی سے کام لیتا ہے۔ رفارمروں نے کیا کیا کوشش نہیں کی کہ تمام انسانوں کا کانشنس متحد ہو جائے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے اور کانشنس کا بدلنا یعنی سارے خیالات کو ایک سوسائٹی بنا دینا اُن کے حافظہ اقتدار سے باہر رہا۔

یہ مسلّم قول ہے کہ طبائع انسانی مختلف ہیں۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ کانشنس مختلف ہیں۔ کیونکہ طبیعت سے اگر نیچر مراد ہے تو نیچر جدید وقدیم فلسفہ کی رو سے بدل نہیں سکتا۔ نیز طبیعت سب کی درحقیقت ایک ہے۔ اور اگر طبائع سے امزجہ مراد ہیں تو وہ بھی ایک ہی ہیں کیونکہ عناصر اربعہ یا مادہ مختلف نہیں ورنہ امتزاج نہ ہو سکے۔ غیر ممکن ہو کہ ترکیب عناصر ایک شخص کا کچھ مزاج بنائے۔ اور دوسرے کا کچھ۔ حیوانات وطیور ودرختوں کی ساخت پر غور کرنے سے یہ عقدہ بآسانی کھل سکتا ہے۔ ہر نوع کا مزاج اور خواص ایک ہی ہوگا۔ انسان بھی اک نوع ہے۔ مگر دیگر حیوانات سے ممتاز نوع۔ ہر فرد کی طبیعت یا مزاج میں جو اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت کانشنس کا اختلاف ہے۔ اور مختلف مذاہب کو اسی کانشنس نے نشوونما دیا ہے۔ اگر کسی مذہب کی جانب کانشنس کا رجحان ہے تو ہر مذہب مجرم بنانے کی کل ہے۔ کسی اہل مذہب کے پاس ایسی قاطع دلیل نہیں ہے۔ جو کسی کانشنس کو منوا دے کہ تو غلطی پر ہے۔ اور قائلان وحدۃ الوجود کو کسی طرح یہ کہنے کا حق ہی نہیں کہ فلاں مسیحی ہے اور فلاں یہودی۔ فلاں مومن ہے۔ اور فلاں کافر۔ یا تو ایسے لوگ درحقیقت کانشنس ہی نہیں رکھتے۔ اور اُن پر حیوانیت غالب ہے نہ کہ روحانیت۔ یا وہ اس تفریق کے پیدا کرنے میں اپنے کانشنس کی مخالفت کرتے ہیں۔ دونوں باتیں قابل افسوس اور اُن کے دعوےٰ وحدۃ الوجود کے بالکل برعکس ہیں اور اگر مسلمان ہیں اور قرآن کے قائل تو آیت کبر مقتاً عند اللّٰہ ان تقولوا ما لا تفعلون کے مصداق یعنی خدا کے نزدیک بڑا عذاب ہے کہ جو کچھ تم کہتے ہو اس کو کرو نہیں۔ پھر قرآن میں یہ آیت بھی ہے۔ کل حزب بما لدیھم فرحون۔ یعنی ہر گروہ کے پاس جو کچھ دلیل ہے وہ خوش ہے۔ اب ناخوش کرنے والا خدا کے حکم کے خلاف کون ہوا۔ اہل انجیل اگر خالص انجیل اور صرف انجیل کو مانتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں تو وہ مجرم کیوں ہیں۔ بلکہ ان کو روکنے والا مجرم ہے پڑھو۔ ولیحکم اہل الانجیل بما انزل اللّٰہ فیہ الآیہ۔ یعنی اہل انجیل اسی کے موافق حکم لگائیں (فتوے دیں) جو خدا نے انجیل میں نازل کیا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ اہل انجیل کے لئے قرآن پر عمل کرنا ضروری نہیں۔ اور خود رسول کو حکم ہے کہ فبھدٰھم اقتدہ الآیہ یعنی اے رسول تو انبیاء کی ہدایت (توریت وانجیل) وزبور کی پیروی کر۔ فرمائیے اب کیا باقی رہ گیا۔ پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ تمام آسمانی کتابوں کی یکساں عظمت کریں۔ اُن کو پڑھیں۔ ان پر عامل ہوں۔ کیونکہ ان میں اور قرآن میں کوئی فرق نہیں۔ یہ جاہلوں کی باتیں ہیں کہ خدا نے توراۃ وانجیل کو منسوخ کر دیا لاحول ولا قوۃ میرے نزدیک تو ایسا عقیدہ کفر ہے اول تو خود قرآن میں ہے۔ لا مبدل لکلماتہ الآیہ۔ یعنی کلمات الٰہی کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ تمام آسمانی کتابیں کلمات اللہ ہیں۔ دوم خدا پر جہل کا الزام آیا۔ کیونکہ نسخ قوانین اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ کہ تجربہ سے کسی قانون کی غلطی ثابت ہوتی ہے۔ اور خدا کا علم ازلی ابدی ہے۔ پڑھو۔ وفصلناہ علی علم اور من لدن حکیم خبیر الآیہ۔ یعنی ہم نے اپنی کتاب کو اپنے ازلی ابدی علم پر مفصل کیا ہے۔ اور وہ بڑے حکمت والے اور بڑے باخبر کی جانب سے ہے۔ اور جب خدا کو غلطی ہوئی اور اُس کا کلام بچوں کا گھروندا بنگیا کہ جب چاہا بنایا اور جب چاہا بگاڑ دیا۔ ازبس خدا کے علم وحکمت کی قلعی کھل گئی۔ موسےٰ پر ایمان۔ عیسےٰ مسیح پر ایمان مگر ان کی کتابیں منسوخ۔ بھلا جب ڈپلوما اور سارٹیفکیٹ ہی کسی سے چھین لیا گیا تو یوں سمجھو کہ وہ معزول ہو گیا۔ معلوم نہیں مسلمانوں کی عقلیں کہاں غارت ہو گئی ہیں کہ نہ صرف اسلام اور قرآن کی بلکہ خود خدا کی اہانت کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے قرآن کو سب نے چھوڑ دیا اور انسانی قصے کہانیاں اور پیروں کی لال کتابیں اور ملفوظات کی راگ ملانے بیٹھے۔ اب قرآن کو کیوں پڑھیں اور کیوں تدبر کریں۔ اور جب آیات کے حقائق ومعانی سمجھائے جاتے ہیں تو بعض چراغ پا (بعض در آتش) ہو جاتے ہیں۔ اور بعض جن کے دلوں میں کتاب اللہ کی کسیقدر عظمت ہے اور جنہوں نے کہیں سُن لیا ہے۔ کہ توراۃ وانجیل بھی خدا کی کتابیں ہیں وہ شش وپنج میں رہجاتے ہیں۔ لو اب قرآن کی رو سے توراۃ مقدس کی عظمت سنو اور اس پر ایمان لاؤ اور عمل کرو۔ اور یہ آیت سمجھکر پڑھو۔ ولقد آتینا موسی الکتب تماما علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیء وھدی ورحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یومنون۔ ترجمہ۔ ہم نے موسےٰ کو پوری اور کامل کتاب دی ہے۔ جو ہر طرح احسن ہے۔ اور ہر ایک دینی بات کی تفصیل ہے۔ اور ہدایت ورحمت ہے۔ تاکہ وہ خدا کے ملنے پر ایمان لائیں۔ یعنی اس پر کہ روز قیامت ان کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر نزول قرآن کی کیا ضرورت ہوئی۔ خدا خود اس سوال کا جواب دیتا ہے وھذا کتاب انزلنہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون ان تقولوا انما انزل الکتب علی طائفتین من قبلنا وان کنا عن دراستھم لغافلین۔ سورۃ انعام۔ ترجمہ۔ اور ایک یہ کتاب (قرآن) ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ برکت والی ہے۔ پس اس پر چلو اور بُری راہ سے بچو۔ شاید تم پر خدا کا رحم ہو تاکہ تم کہو کہ جو کتاب (توراۃ) اتری تھی وہ دو گروہوں پر ہم سے پہلے اتری تھی۔ اور جس کے پڑھنے پڑھانے کی ہم کو خبر نہ تھی۔ یعنی اہل عرب چونکہ عبرانی زبان سے ناواقف تھے اور توراۃ کو نہ پڑھ





سکتے تھے نہ سمجھ سکتے تھے۔ لہٰذا ان کا عذر رفع کرنے کے لئے توریت کا ترجمہ زبان عرب میں کر دیا گیا۔ اور یہ بھی کہہ دیا گیا کہ شرائع الٰہی کی کامل اور مفصل کتاب تو وہی توریت مقدس ہے۔ اور سورۂ نمل میں ہے ان ھٰذا القرآن یقص علٰے بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون۔ ترجمہ۔ یہ قرآن بیان کرتا ہے بنی اسرائیل پر اکثر وہ باتیں جن میں وہ باہم اختلاف کرتے تھے یعنی عربی میں قرآن کے نزول کی صرف یہ وجہ ہے کہ بنی اسرائیل کے اختلاف دور ہوں"۔ اس وجہ کی مؤید چند آیات اور بھی ہیں۔

ہم قرآن سے توریت انجیل کی عظمت پر ایک اور دلیل محکم بیان کرتے ہیں۔ جس پر تمام مولوی مُلا جو انسانوں کی گھڑی ہوئی کتابوں کو کیوا نگ چاٹ رہے ہیں۔ اور وہ پیرزادے اور مشائخ اور مجاور جو مُردوں کی ہڈیوں (چونے کے بتوں یا قبروں) پر سنہری روپہلی غلاف چڑھا کر سادہ لوحوں کو لوٹ رہے ہیں۔ بہت ہی غضبناک ہونگے۔ اور یقیناً قرآن کو نفرت کی نگاہ سے دیکھینگے۔ اور شاید یہ کہیں گے کہ یہود و نصاریٰ نے قرآن میں تحریف کر دی ہے۔ سورۂ قصص کی ۵۱ ویں آیت پڑھیں۔ ولقد وصلنا لھم القول لعلھم یتذکرون۔ ترجمہ۔ ہم نے قول (قرآن) کو توریت سے ملا دیا ہے۔ شاید منکرین نصیحت پکڑیں۔" تفسیروں میں لکھا ہے کہ اس آیت میں قول سے مراد قرآن ہے۔ اور دوسری آیات میں بھی قول بمعنی قرآن آیا ہے۔ مثلاً۔ افلم یدبروا القول ام جاءھم مالم یات آباءھم الاولین ۱ الآیہ یعنی منکروں نے قرآن پر غور ہی نہیں کیا۔ یا ان کے پاس یہ ایسی چیز آئی ہے جو ان کے گزشتہ باپ دادا کے پاس نہ آئی یعنی نہ قرآن تو ویسا ہی ہے۔ جیسی توریت و انجیل اور زبور ہو قرآن اور دوسری آسمانی کتابوں میں کوئی فرق نہیں جو احکام وغیرہ ان میں ہیں وہی اس میں ہیں۔

لفظ وصلنا سے صاف ثابت ہے۔ کہ قرآن مجید توریت مقدس کا ایک جزو ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے یہ آیت ہے ولقد آتینا موسیٰ الکتٰب من بعد ما اھلکنا القرون الاولیٰ بصائر للناس وھدی و رحمۃ لعلھم یتذکرون۔ ترجمہ۔ ہم نے بعد اس کے کہ پہلے زمانے کے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ موسیٰ کو کتاب دی جس کی آیتیں لوگوں کے واسطے بینائیاں (روحانی نور) ہیں۔ اور ہدایت و رحمت ہے۔ تا شاید وہ نصیحت پکڑیں۔

قرآن پر تدبر کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ توریت کل ہے اور قرآن اُس کا جزو ہے۔ اور جزو کل میں ملتا ہے۔ نہ کہ کل جزو میں۔ یعنی تھوڑا بہت میں ملتا ہے نہ کہ بہت تھوڑے میں۔ ندی نالے بڑے بڑے دریاؤں میں ملتے ہیں ندی نالوں سے دریا ملنے نہیں آتے ؎

کہ بسیار باید بر اند کے
یکے بر صد آید نہ صد بر یکے

اور ارشاد ہوتا ہے۔ قل فاتوا بکتٰب من عند اللہ ھو اھدیٰ منھما اتبعہ ان کنتم صٰدقین۔ (سورۂ قصص) ترجمہ۔ اے رسول ان منکروں سے کہہ دے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو خدا کی طرف سے کوئی ایسی کتاب لاؤ جو توریت و انجیل سے زیادہ ہدایت کرنے والی ہو (قرآن جنکا جامع ہے) تاکہ میں ان کتابوں کو چھوڑ کر اس کتاب کی پیروی کروں۔

نہ صرف ناواقف جہلا بلکہ علماء و فضلا بھی یہی سمجھے ہوئے ہیں کہ قرآن کے سوا کوئی آسمانی کتاب واجب العمل نہیں۔ ایسا عقیدہ اور خیال بالکل ملحدانہ ہے۔ اور قرآن کے خلاف اسی عقیدے نے یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کا دشمن بنا دیا۔ اور دین اسلام کی اشاعت کا دائرہ تنگ کر دیا۔ پڑھو۔ شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک و ما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ۔ (سورۂ شوریٰ) یعنی شریعت ہو گئی تمہارے لئے دین میں سے وہ شئے جس کی وصیت ہوئی نوح پر اور وہ شئے جو وحی کی ہم نے۔ اے رسول تیری طرف۔ اور وہ شئے جس کی وصیت کی ہم نے موسیٰ اور عیسیٰ کو یہ کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ نہ ہو"۔

دیکھئے انبیاء کی تمام کتابیں اس آیت کی رو سے اسلام کی جامع ہیں۔ عجیب بات ہے کہ مسلمان تمام انبیاء کو تو مانتے ہیں مگر قرآن کے سوا سب کی کتابوں کو منسوخ بتاتے ہیں۔ اور جو لوگ ان کتابوں پر عمل کریں انہیں کافر سمجھتے ہیں یہی ایک آیت ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو قرآن کے سوا کن کن کتب منزل من اللہ پر عمل کرنا چاہئے۔ ایسی مفصل و مشرح آیت تمام قرآن میں ایک بھی نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ توریت۔ انجیل یہ کون کس کو کیا پڑھیگا۔ اور سمجھیگا۔ خود قرآن کو نہیں پڑھتے۔ نہ اس پر تدبر کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا بدبختی ہوگی۔

ایک پیر جی نے اڈیٹر العصر کو مسیحی بتایا ہے۔ تو اس نے مسیحی ہونے سے کب انکار کیا۔ اگرچہ آپ کی سرشت اس سے عیاں ہو گئی۔ مگر کچھ ضرر نہ پہونچا سکتی ہے۔ پیر جی کو یاد رکھنا چاہئے کہ مسیحیت یا اسلام صرف کانشنس میں ہے۔ اگر اپنے موقعہ پر وہ ظاہر بھی ہو جائے تو اس میں کسیکا کیا نقصان۔ ہر ایک سینہ پبلک کا آئینہ اور پبلک کا مال ہے۔ اس میں جس کا جی چاہے اپنے کانشنس کی مظاہرت کرے۔ البتہ دوسرے مذاہب پر طعن کرنا ایک شائستہ پیر کی شان کے خلاف ہوگا اور ایک صلح کل اور ہر دلعزیز تعلیم یافتہ اڈیٹر اس کو گوارا نہ کریگا۔ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں جیسا جی چاہے ظاہر کرے۔ یہ نہ اخلاقی جرم ہے نہ قانونی۔ فساد کی بنیاد یہ ہے کہ کسی دوسرے اہل مذہب کو مخاطب کیا جائے اور کھلم کھلا اخبار یا رسالے کو ہدف رد و قدح کا جولانگاہ بنایا جائے۔ اگرچہ بات ایک ہی ہے لیکن سمجھئے کہ جو شخص نہایت تہذیب و متانت سے کسی مذہب کی خوبیاں بیان کرتا ہے۔ وہ درحقیقت پبلک کو چیلنج دیتا ہے کہ ایسی خوبیاں کسی دوسرے مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔ ورنہ وہ بھی مظاہرت کرے۔ اور یہ اسلوب کوئی ناپسند نہ کریگا۔

دوم۔ العصر کا اڈیٹر آپ ہی اپنے پیر کا مالک آپ ہی اڈیٹر ہے۔ کسی کا ملازم اور دست نگر نہیں۔ نہ اس کو کسی کا خوف۔ پس وہ اپنے کانشنس کو کیوں چھپائے۔ ہر ملازم اڈیٹر کو اخبار کی پالیسی کا پابند ہونا ضروری ہے۔ ورنہ استر

بستر و بوریا بندھنا اُٹھانا پڑے۔ العصر کی کوئی خاص پالیسی نہیں وہ تو صرف لٹریری ہے۔ اور باقی فروعات ہیں۔

معلوم نہیں العصر کے اڈیٹر کا مسیحی ہونا یا وصف صوفی مشرب ہونے کے پیرجی کو کیوں کھٹکا۔ حبکہ قرآن میں یہ آیت موجود ہے۔ ولکل امتہ جعلنا منسکا یعنی ہم نے ہر اُمت (ہر گروہ۔ ہر طبقہ۔ ہر مذہب) کے لئے ایک عبادتگاہ یا قربانگاہ یا رسمنہ بنایا ہے۔ پس جب تمام مذاہب اور ان کے رسوم و مناسک کا بنانے والا خدا ہی ہے تو ایک مجوسی صوفی کو کسی اہل مذہب سے چیں بجبیں ہونے کا کیا حق ہے۔ اور پڑھئے۔ ان الذین آمنوا والذین ھادوا والنصارےٰ والصابئین من آمن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحاً فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔ ترجمہ جو لوگ ایمان لائے اور یہودی ہوئے۔ اور نصاریٰ اور ستارہ پرست ان میں سے جو لوگ خدا پر اور قیامت پر ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کو کوئی خوف نہیں۔ نہ وہ غمگین ہونگے۔ اب دیکھئے یہودی توریت پر ایمان لائے۔ نصاریٰ انجیل پر۔ صابی اپنی کتاب پر۔ اور یہ ظاہر ہے کہ سب خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اچھے کام بھی کرتے ہیں۔ پس سب ناجی ہیں۔

پیر العصر کے اب تک چار نمبر شایع ہوئے ہیں جن میں توحید بھی ہے نعت بھی ہے۔ اور ہر مذہب کے بزرگوں کا نام ادب سے لیا گیا ہے۔ مذہب عیسوی کا نام تک نہیں پھر نہ معلوم پیرجی کیوں قبل از مرگ واویلا کر رہے ہیں۔

خوب یاد رکھو کہ ہر چیز مختلف مذاہب کا اگزیبشن ہے اور پبلک کا کام ہے کہ نمائشگاہ کی ہر شئے کو غور سے دیکھے۔ اور اس سے فایدہ اُٹھائے۔ اڈیٹر کا کام نمائشگاہ کو عمدگی اور خوبی سے آراستہ کرنا اور اسلوب کے ساتھ ترتیب دینا ہے۔ ناظرین میں سے کوئی کسی شئے کو پسند کرتا ہے۔ کوئی کسی شئے کو نمائشگاہ کے منتظم کا یہ کام نہیں کہ کسی شئے کو اچھی بتائے کسی کو بری کیونکہ اس کے نزدیک تو کل اشیا اچھی ہیں جن کو اس نے بڑے

چاؤ سے فراہم کر کے پبلک کے سامنے پیش کیا ہے پیرجی آپ نہ تو صوفی ہیں نہ وجودی۔ ورنہ تفرقہ اور امتیاز و حقارت کو کام میں نہ لاتے۔ شوکت سے

میں بُلبُلِ گلستاں یکتائی ہوں۔
بجز نگیِ وحدت کا تماشائی ہوں۔
ہر چیز میں دیکھتا ہوں اس کا جلوہ
ہر جائی کیساتھ میں بھی ہر جائی ہوں

مجدد السنۂ مشرقیہ
سید احمد حسن۔ شوکت۔ میرٹھ۔

کیا جھوٹن کے بغیر کھائے رفاقت نہیں ہو سکتی؟

جناب اڈیٹر صاحب۔

گذشتہ ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء کے نور افشاں میں میرے پیارے دوست مسٹر واعظ کے ریمارکس بابت سیالکوٹ کنونشن پڑھ کر مجھے بھی دو ایک بات کہنے کی ضرورت پڑی۔ میں عشائے ربانی کو ایک پاک رسم مانتا ہوں اور اسے مسیحیوں کی آپس کی رفاقت ظاہر کرنیکا بہت عمدہ وسیلہ جانتا ہوں۔ لیکن جب تک مسیح میں مسیحیوں کو مصلوب زندگی حاصل نہ ہو تب تک فقط اس رسم میں شریک ہونے ہی سے سچی مسیحی یگانگت میں ہوستہ نہیں ہوتے۔ اس لئے جہاں اصولی تفرقہ بھی نہیں ہے وہاں بھی تو مسیحی عشائے ربانی میں شریک ہوتے۔ اور پھر گرجے سے نکلتے ہی ایک دوسرے کے خون پینے کو مستعد نظر آتے۔ جب میں کلیساؤں کی حالت پر نظر ڈالتا ہوں۔ اور اس رسم کو بھی مختلف صورتوں میں مانتے دیکھتا ہوں۔ تو میرا دل مجھ میں کوہتا ہے۔ کیا یہ خداوند کی چیز ہے؟ کیا تم چوری کروگے۔ خون کروگے۔ زناکاری کروگے۔ جھوٹی قسم کھاؤگے اور بعل کے آگے لوبان جلاؤگے۔ اور غیر معبودوں کی جنہیں

تم نہیں جانتے تھے پیروی کروگے۔ اور میرے حضور اس گھر میں جو میرے نام کا کہلاتا ہے۔ آ کے کھڑے ہوگے۔ اور کہوگے کہ ہم نے خلاصی پائی تاکہ یہ سب نفرتی کام کرو کیا یہ گھر جو میرے نام کا کہلاتا ہے۔ تمہاری آنکھوں میں چوروں کا کھوہ ہے دیکھ خداوند کہتا ہے کہ میں ہی نے یہ دیکھا ہے۔ یرمیاہ ۷: ۹-۱۱ کیا ان دنوں میں بھی جس طبیعت سے لوگ خدا کے گھر میں آتے اور اس رسم میں شریک ہوتے۔ اسے دیکھکر یہی کہنا نہیں پڑتا؟

سو میرے پیارے بھائی چاہے چاندی کے پیالے سے پیو یا چاہے مٹی کی سٹو ٹھیوں سے پیو چاہے ایک پیالے میں منہ لگا کر پیو یا چاہے الگ الگ شخصی پیالوں سے پیو۔ جب تک یہ پُرانی انسانیت صلیب پر نہیں کھینچی جاتی تب تک فقط اس رسم میں شریک ہونے سے سچی یگانگت نہیں بڑھتی۔

میرے پیارے بھائی نے مینپوری کنونشن کے مٹی کے پیالوں پر بہت حملہ کیا۔ آپ کی نگاہ میں یہ ایک تماشہ تھا میں بھی اس موقعہ پر حاضر تھا۔ مجھے تو کچھ تماشہ نہیں معلوم ہوا بلکہ مجھے ویسے موقعہ پر تماشہ معلوم پڑتا ہے جب میں گرجوں میں لوگوں کو ان نیچرل طور پر عشائے ربانی میں شریک ہوتے دیکھتا ہوں۔ جیسے ایک پارٹی تھی اور گھٹنے ٹیک کر آئی تھی پھر دوسری اُبلی گئی اور پہلی پارٹی کا جھوٹن پی آئی۔ پھر تیسری پارٹی اُٹھی اور وہ دونوں پارٹیوں کا جھوٹا نوش کر چلی آئی۔ چاہے اس میں شوکت ہی ملا ہوا کیوں نہ ہو۔ کیا یہ مسیحی مذہب ہے۔ یا جو ہڑ منتھیمت جو ہڑ منتھیوں کا بیان میری سپردائے کتاب میں پڑھئے ہمارے باپ دادے ہاتھ کے چلوؤں میں چنا مرت پیتے تھے۔ اگر ہم نے مٹی کے صاف ستھرے پیالوں میں داکھرس پیا تو کون سی بے ادبی ہوئی۔ اگر مسیح ہندوستان میں مجسم ہوتا۔ اور اس ملک کے دستور پر اس پاک رسم کو مقرر کرتا تو وہ بھی دو پیسے کے مٹی کے پیالوں میں ہی شاگردوں کو داکھرس پلاتا۔ چونکہ ہندوستان میں ہر کہیں داکھرس ملتا نہیں۔ اسلئے خالص سادہ پانی ہی کو شاگردوں کو پینے دیتا۔ سنسکرت میں جل کا ایک نام جیون ہے۔ پس جل بھی مسیح کے لہو کا ایک اچھا



ہو سکتا ہے۔ کیونکہ لہو میں حیات ہے۔

سو میرے خیال میں مسیحی رسومات کے ماننے میں ہم لاتیوں کی پیروی نہ کریں بلکہ مسیح کی روح کی پیروی کریں۔ مسیح کی روح ہم کو ہر قسم کی آلودگی اور پلیدگی سے آزاد کرتی ہے۔ لہٰذا مسیحیوں کے لئے کسی کی جھوٹھن کا کھانا یا پینا واجب نہیں۔ پہلے زمانے میں اس دیس کے برہمن وغیرہ اونچی ذات کے لوگ شودروں کو اپنی جھوٹھن کھلاتے تھے ہم جو مسیحی ایمان لاکر ذات پات کے بندھن سے چھوٹ گئے پھر کیونکر کسی کا جھوٹن کھائیں یا پئیں۔ ہم جو ایک ہی خاندان میں ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے کیا الگ الگ برتنوں کے استعمال سے ہماری خاندانی رفاقت میں کچھ خلل آتا ہے۔ بعض وقت بعض خاندان میں ایسا بھی دیکھا گیا کہ میاں بی بی کھانا تو ایک ہی رکابی میں کھا رہے ہیں تو بھی آنکھ بچائی اور کسی اور سے دل لگی۔

سو ایک ہی برتن میں کھانے یا ایک ہی پیالے میں (چاہے سونے کا پیالہ کیوں نہ ہو) منہ لگا کر پینے ہی سے رفاقت نہیں ہوتی۔ رفاقت کا تعلق دل سے ہے۔ "وہ اپنی جلال کی دولت کے موافق تمہیں یہ عنایت کرے کہ تم اس کی روح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ اور ایمان کے وسیلے سے مسیح تمہارے دلوں میں سکونت کرے تاکہ تم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کر سکو کہ اس کی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔ اور مسیح کی اُس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے۔ تاکہ تم خدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ۔" افسیوں ۳: ۱۶-۱۹ یہی مسیحی رفاقت کا بھید ہے۔ اور یہی کنونشن کا مقصد ہے اگر یہ مقصد پورا ہو جائے تو کنونشن میں چاہے کوئی ظاہری رسم ادا کی جائے یا نہ کی جائے اسی مقصد کیلئے آؤ۔ ہم سب ایک دل ہو کر دعا مانگیں۔ جس رات کو خداوند یسوع مسیح نے عشائے ربانی کو مقرر کیا تھا اُس رات کو وہاں پر فقط ایک ہی پیالہ تھا یا مختلف پیالے تھے؟ اس امر میں مسیحی علمائے متفق نہیں ہیں جملہ تم سب اس میں سے پیو کے جو لفظ میں نظر آتا ہے سو مترجموں نے بڑھا دیا۔ اصل یونانی کو پڑھیے۔ اس کے معنے "تم سب اس سے پیو" کے اور "میں سے" میں بہت فرق ہے "سب اس سے پیو" چاہے چلو میں ڈالکر پیو چاہے اپنے اپنے پیالے میں ڈالکر پیو۔ فقط اس سے پیو۔

جب ہمارے خداوند نے اس امر میں ہم کو آزاد رکھا تو تم کون ہو کہ ہم کو غلام بناؤ۔ اور ہمیں جھوٹھا پلاؤ۔

راقم: ۔ بی۔ بی رائے سہارنپور۔

بادشاہ کی آمد

گزشتہ سے پیوستہ

گیارہواں باب

جب راجکماری ایک مہینہ اپنے والد کے ساتھ رہ چکی تھی۔ ایک دن تار والا تار لے کے گھر آیا۔ ہر پرشاد اُس وقت کہیں باہر گیا تھا۔ اور چونکہ تار انگریزی میں تھا۔ اور راجکماری سے پڑھا نہیں جاتا تھا۔ اسلئے وہ اس خوف سے کہ شاید اس میں کچھ بری خبر ہو۔ بڑی تشویش میں اپنے باپ کی راہ دیکھتی رہی دوپہر کو جب وہ آئے تو ہی ذیل کے الفاظ پڑھے۔ "کہ بی بی کی طبیعت بہت علیل ہے اور آپ کو بلاتی ہے۔"

ابھی رات تک کوئی گاڑی نہ چھوٹ جاتی۔ اس لئے جلدی کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اور باپ بیٹی کو بات چیت کرنے کا اچھا موقعہ ملا۔ راجکماری نے خط روانہ کر کے کمودنی سے درخواست کی کہ آپ لوگ ازراہ مہربانی مجھے اپنے پاس آنے دیجئے۔ اور یہ جواب پایا کہ میں شام تک آپ کو یہاں پہونچا دونگی۔ لیکن راجکماری اس قدر جلدی سے اپنے والد کو چھوڑنے پر راضی نہ تھی اور اس لئے زیادہ پسند کیا کہ علے الصبح سامان کے ہمراہ جاوے۔ یعنی وہ بیچاری اپنی والدہ کے پاس جانے کی بڑی مشتاق تھی لیکن مجبوراً نہ جا سکی۔

غرض عین وقت پر ہر پرشاد گاڑی میں سوار ہو کر اسٹیشن کو روانہ ہوا۔ راجکماری تعجب کرتی تھی کہ میں کیوں اپنے والد سے جدا ہونے سے اس قدر دلگیر ہوں عجب نہیں کہ وہ جلد واپس آئیں گے۔ تاہم اپنے دل کو سمجھانے سے کچھ فائدہ نہ ہوا وہ تو مانتا نہیں تھا۔ اور وہ بڑی خوش تھی جب اپنے دوستوں کے پاس جانے کا وقت آیا۔

وہاں پہونچتے ہی وہ حسب دستور کمودنی کی مدد کرنے لگی۔

اور اسی طرح اپنے اور اس خیالات فراموش گئے۔ دی میں دن گذر گیا۔ اور جس وقت شام کا کھانا ہو رہا تھا تو ہر پرشاد کے گھر سے نوکر تار لیکر آیا۔ راجکماری نے اُسے کمودنی کے ہاتھ میں دے کر کہا انگریزی میں ہے آپ پڑھئے۔ وہ نہایت خوش تھی کہ ضرور خبر ہے کہ والد صاحب صحیح سالم گھر پہونچ گئے ایسا تو نہیں تھا۔ خلاف امید ہر پرشاد کی طرف سے نہیں آیا۔ بلکہ اس کے دیہلے تھا۔ اس میں درج تھا "بی بی کا ابتر حال ہے۔ جلد آئیے"۔

یہ الفاظ پڑھکر سب حیران ہوئیں۔ سفر بہت دراز نہ تھا۔ اور چاہئے تھا کہ ہر پرشاد آٹھ بجے سویرے منزل مقصود پہونچ جائے اور بیتار شام کو پانچ بجے روانہ کیا تھا۔ یہ بات ضرور سمجھ سے باہر تھی۔ مشورہ کرنے کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ راجکماری کے نام میں تار بھیجی جائے کہ ہر پرشاد رات کی گاڑی میں سوار ہوئے بعد ایسا کرنے کے کچھ بھی نہیں سُنا اور یقین کیا کہ ہر پرشاد پہونچ گیا ہوگا۔ لیکن افسوس کہ جو کچھ سمجھا۔ غلط سمجھا۔

دوسرے دن کمودنی نے کسی مریض سے گھر خبر پائی کہ ریل پر بڑا حادثہ ہوا اور مسافروں میں کئی ایک جاں بحق ہو گئے سنتے ہی کمودنی نے فوراً ہر پرشاد کو یاد کیا۔ کیا ممکن تھا کہ وہ اسی گاڑی میں ہو۔ اور اسی لئے عین وقت پر نہیں پہونچا۔ اس نے دریافت کیا کہ کس وقت اور کس مقام پر یہ حادثہ ہوا۔ اور جتنا زیادہ معلوم کرتی اتنا ہی زیادہ یقین آتا کہ وہ گاڑی جس نے ٹکر کھائی وہی تھی۔ جس میں ہر پرشاد سوار ہوا۔ لیکن کس طرح تحقیق کر سکتی کہ آیا وہ اُن میں تھا۔ جو اس وقت تمام ہوئے۔ یا اب تک جیتا ہے؟

اس نے ارادہ کیا کہ جب تک یقین نہ ہو راجکماری کو کچھ ذکر نہ کروں۔ پہلے اُس نے اُس کی والدہ کو تار بھیجا کہ کیا ہر پرشاد

سہونچ گیا ہے؟"

لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ تب ہر پرشاد کے گھر جا کر اُس نے ایک بڈھے نوکر کو سب حال سنایا اور کہا تم اُسی جگہ جا کر جہاں حادثہ ہوا تمام حال تحقیق کرو۔ شاید کچھ خبر ملیگی"۔

نوکر جانے کے بہت مستعد تھا اور آپ سے یہ بھی کہا کہ اگر وہاں خبر نہ ملے تو وہاں جاؤنگا جہاں بی بی صاحبہ ہیں۔ اور دریافت کرونگا کہ مالک وہاں سہونچ گیا ہے یا نہیں۔

خیر وہ فوراً چلا گیا اور کمودنی شک و شبہ میں رہی جب بارہ گھنٹے گزر چکے۔ تو اُس نے راجکماری کو تنہا نہ بہتر سمجھا۔ ایسا نہو کہ بوڑھا واپس آئے۔ اور راجکماری ناگہاں خوفناک خبر سنتے ہی اُس نے کہا کہ ہاں اب وہ روز کھلا ہے بیشک میرا والد تمام ہوا اور میں ہرگز اُسے پھر نہ دیکھونگی۔ جب سے وہ رخصت ہوا تب سے یہ خیال ہمیشہ میرے دل میں ہوا کرتا ہے یہ خدا کی مہربانی ہے۔ کہ اُس نے مجھے یہ خوفناک خبر پانے کے لئے تیار کیا۔ کمودنی نے بڑی کوشش سے اُس کو سمجھایا کہ ایسا وہ کیسے کر جانتا ہے کہ وہ اُن میں نہیں ہے جو بچ گئے تھے بیچاری بیٹی ہر وقت نہیں سنتی تھی۔ بلکہ ہر وقت کہا کرتی تھی نہیں۔ نہیں مجھے کامل یقین ہے کہ میں ہرگز اپنے عزیز والد کو پھر نہیں دیکھونگی۔ بہتر تھا کہ راجکماری اس قدر تیار تھی کیونکہ جب بڑھا آیا تو اُس نے کچھ تسلی نہ دی۔ اُس نے بیان کیا کہ بڑا ہیبناک واقعہ ہوا۔ اور بہتیرے گو موت سے بچگئے۔ تو بھی کو خطرناک چوٹیں لگیں۔ اس لئے جب انہوں نے سنا کہ ہر پرشاد اُن میں تھا جو اسی وقت جاں بحق ہوئے۔ وہ شکرگزار تھے۔ کہ اُن کو زیادہ تکلیف نہ ہوئی۔ بوڑھے نے بیان کیا کہ جس وقت ایک تار ملا کہ آپ کے والد اسی گاڑی میں سوار ہوئے۔ اسی وقت وہاں سے دو شخص حادثہ کے مقام پر گئے۔ اور جو کچھ خبر تھی اُنہوں نے سُنی"۔

راجکماری نے دریافت کیا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا؟ بڑھے نے ہچکچا کے کہا آپ کی والدہ کہتی ہیں کہ میری کوئی بیٹی نہیں ہے ایک تو تھی لیکن مرگئی۔ میں بڑی بدنصیب بے خصم اور بے اولاد ہوں"۔

تب راجکماری نے اشکبار ہو کر کہا "اب میں تو یتیم ہوں والد نہیں ہیں اور میری والدہ نے مجھے ترک کر دیا"؟ نرم کمودنی نے اُسے گلے لگا کر کہا۔

"پیاری پارو کیسو تمہاری تین بہنیں ہیں۔ اسلئے تم اکیلی نہیں ہو"۔ اور اسی طرح تسلی حاصل ہوئی۔

اس رات کو راجکماری بڑے دیر تک اپنے والد کو یاد کرتے کرتے جاگتی رہی۔ جب نیند آئی اُس نے خواب میں دیکھا کہ اُس کا والد بڑی تاریکی میں ایک خوفناک راستے پر چلتا تھا۔ شروع میں اور کوئی نہ تھا۔ لیکن آخر میں کوئی اُس کے پاس اُس کا ہاتھ پکڑے ہوئے نظر آتا تھا۔ جس وقت دن کو راجکماری نے اپنے خواب کا بیان کیا اُس نے کمودنی سے پوچھا کیا بہن آپ کی رائے میں اس خواب کا کیا مطلب ہے"؟

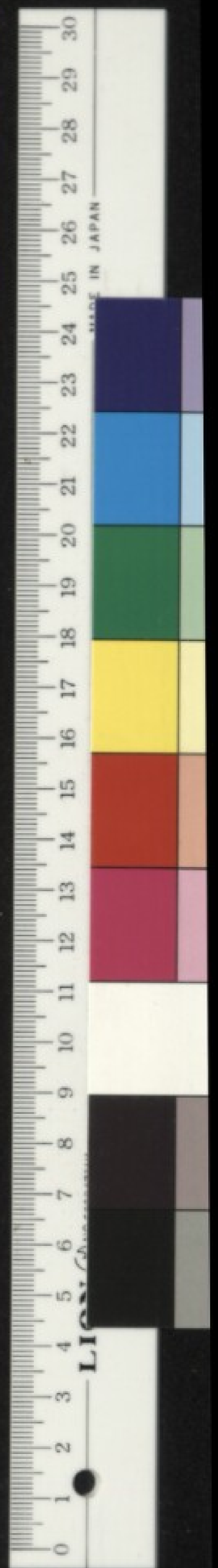
کمودنی نے جواب دیا "عزیز میں کیا بتلاؤں؟ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ جب آپ کا والد موت کے سائے کی وادی میں پھرتا تھا خداوند یسوع اُس کے ساتھ تھا"۔ تب راجکماری نے تسلی پا کر کہا کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ خداوند یسوع اُس کو اپنے ساتھ لیگیا؟ اسی صورت میں جب وہ پھر آئیگا تو اُس کو اپنے ہمراہ لے آئیگا"؟

کمودنی۔ ہاں یہی میرا خیال ہے۔ اسی طرح ہماری دعا کا جواب ملیگا"۔

سیالکوٹ کنونشن سے دُعا کا تعلق

سیالکوٹ کنونشن ۱۹۰۴ء میں دعا ہی سے شروع ہوئی جس کا مقصد یہ تھا کہ پنجاب کی کلیسیا میں روحانی بیداری پیدا ہو۔ اور کلیسیا میں اپنے اپنے فرائض و ذمہ واری کو محسوس کریں۔ یہ درخت دعا ہی سے لگایا گیا ہے۔ اور تب سے اب تک دعا ہی سے سینچا گیا ہے اور جوں جوں بڑھتا جاتا ہے۔ دعا اس کا ضروری حصہ بنتی جاتی ہے۔

ہر سال عمدہ عمدہ درس دیئے جاتے ہیں جن سے لوگوں کے دل اُبھارے جاتے ہیں۔ بائیبل کا مطالعہ اچھے دلکش طور سے کرایا جاتا ہے۔ انتظام عام عمدہ و نفیس ہوتا ہے لیکن سب سے عجیب بات جو سیالکوٹ کنونشن میں آنے والے کو معلوم ہوتی ہے وہ دعا یہ کمرہ ہے۔ اور نہ صرف دعایہ کمرہ ہی میں دعا محدود ہے بلکہ کنونشن میں عام طور سے دعا پر زیادہ زور ڈالا جاتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ گذشتہ کنونشنوں کے اجلاس کی کامیابی کا باعث یہی تھا کہ جو کچھ خدا دینا چاہتا تھا۔ اور جو کچھ اُس کی مرضی کنونشن کی نسبت تھی۔ وہی لوگوں نے دعا میں اُس سے مانگ لیا تھا۔ دعایہ کمرہ ورکشاپ کے اس کمرہ کی مانند ہے جس میں سے ساری طاقت ورکشاپ سے بانٹی جاتی ہے کنونشن کے کئی اجلاس میں دعایہ کمرہ تار گھر کہلاتا تھا۔ اور یہ ٹھیک تھا دعا ایک تار سے بھی زیادہ کام آئی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ گذشتہ کنونشنوں میں کلیسیاؤں کو مجموعی طور سے اور شخصی طور سے بہت فائدے پہونچے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ کنونشن کے دنوں اور اُس کے بعد بھی قاملیت کی روح کیسے طور سے لوگوں میں آئی۔ اور کتنے لوگوں کی زندگیاں پاکیزہ ہو گئیں۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ کیسی کثرت سے خدا نے برکتیں لوگوں پر برسائی یہاں تک کہ کلیسیائیں اور خصوصاً کلیسیا اپنے اپنے فرائض کو جاننے لگی۔ اور اس میں شک کی جگہ نہیں۔ یہ سب کچھ اُس کے بندوں کی دعاؤں کا جواب تھا۔ کیونکہ وہ دعا نے دینے



کے مطابق دیتا۔ تم ایک دوسرے کے لئے دعا مانگو تاکہ شفا پاؤ لیکن جو خدا کی راہ تاکتے ہیں ازسرنو زور پیدا کریں گے۔ وہ عقابوں کے مانند بال و پر سے اُڑیں گے وہ دوڑینگے اور نہ تھکیں گے اور چلینگے پر سست نہ ہو جاوینگے۔"

خدا کی حضوری کنونشن میں خاص طور سے محسوس کی جاتی ہے۔ کیونکہ سب کچھ کمال سنجیدگی اور فروتنی سے کیا جاتا ہے اور خدا کی برکت ہر ایک کام پر ہوتی ہے۔ محبت اور خدمت کی روح کنونشن میں عام ہوتی ہے۔ اور یہ سب کچھ اُس کے فضل سے ہے۔ جو ہمارے مانگنے سے زیادہ ہے۔

ہمیں خاص طور سے خدا کے شکر کرنے کا موقعہ ہے۔ وہ ہماری دعاؤں کا جواب دیتا ہے کیونکہ ہر سال جتنا روپیہ درکار ہوتا ہے موجود ہو جاتا ہے اور خدا اپنے بندوں کو اُبھارتا ہے۔ جو اپنا وقت اور طاقت خرچ کرتے ہیں۔ اور محبت کی راہ سے ایک دوسرے کی خدمت کرتے ہیں۔

شکر ہو خدا کا کہ یہ تحریک روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اور ان نتائج سے جو روز بروز وقوع میں آتے ہیں۔ ہمیں پختہ یقین ہے کہ خدا اپنے بندوں کی دعاؤں کا سننے والا اور جواب دینے والا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ آئندہ کنونشن کے لئے ابھی سے دعا مانگیں۔ ہم آنے والی کنونشن سے بہت اُمید رکھتے ہیں لیکن بہت کچھ ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ خدا بے شک بہت برکتیں دینے کو تیار ہے۔ لیکن عموماً اتنی برکتیں دیتا جتنی ہم مانگ لیتے۔ البتہ نبی کے زمانے میں نبی زادوں میں سے ایک کی جورو کو حکم ہوا کہ جتنے برتن تو عاریت لے سکتی ہے تو لے۔ لیکن اُس نے صرف اتنے تھوڑے مانگے کہ وہ جلدی سے ختم ہو گئے۔ اُس میں یہ ذکر نہیں کہ تیل ختم ہو گیا بلکہ برتن جو اس کے اختیار میں تھے۔

شاہ اسرائیل یوآس کو الیسع نبی نے کہا کہ تیر مار اور اس نے صرف تین بار تیر مارا اور ٹھہر گیا۔ چاہئے تھا وہ زیادہ مارتا اور اپنے دشمنوں پر کامل فتح وہی نبی کے حضور میں حاصل کرتا۔ کتنا ضروری ہے کہ ہم دعا میں لگے رہیں۔ اور کنونشن شروع ہونے سے پیشتر خدا کی ساری برکتوں کو اور کنونشن کی ساری کامیابی کو ہم خدا کے حضور میں حاصل کریں۔ مسیح اپنی جسمانی زندگی میں کسی اہم کام سے پیشتر ضرور اپنے آپ کو دعا میں دے دیتا تھا۔ شاگردوں کے چننے سے پیشتر دکھ اُٹھانے سے پیشتر ساری رات دعا میں لگا رہا۔

کاش کہ کنونشن سے بہت دیر پہلے ہی خاندانی شخصی اور کلیسیائی دعائیں خدا کے حضور میں کثرت سے کیجائیں "تاکہ خدا ہمارے کنونشن میں جانے سے پیشتر ہمارے دلوں کو اُن برکتوں کے حاصل کرنے کے لئے تیار کرے جو وہ اس سال دینا چاہتا ہے۔ اگر لوگ یہی کریں تو ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ اس دفعہ کی کنونشن ایسی کامیابی سے ہوگی۔ کہ جیسی کبھی نہیں ہوئی ضرورت ہے کہ ہم دعا میں لگے رہیں۔ نت دعا مانگو اس لئے کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو ملگیا۔ تو تمہارے لئے ہو جاوے گا۔

راقم ذیر چند۔ گارڈن مشن کالج راولپنڈی

سیالکوٹ کنونشن

اُس کا مدعا و مقصد۔

مشرقی لوگ جب کسی شے کا بیان کرنے لگتے ہیں تو جس طرح وہ اُن کو اُس زاویہ سے جہاں وہ کھڑے ہوتے ہیں دکھائی دیتی ہے اسی طرح وہ اس کا بیان بھی کرتے ہیں۔ اور اُس شے کا فاصلہ بھی اُس کی تاثیر میں جو وہ ظاہر کرتی ہے فرق ڈالدیتا ہے۔ بعض لوگ سیالکوٹ کنونشن کا خیال کرتے وقت سوچ سکتے ہیں کہ مسیحیوں کے حق میں یہ بات کس قدر مفید ہے۔ کہ وہ ایک جگہ فراہم ہوں اور اس امر کو معلوم و محسوس کریں کہ ہماری تعداد سال بسال بڑھتی جاتی ہے۔ اور وہ اُمت جو چند سال گذرے بالکل ذرا سی اور کم مقدار تھی وہ آج تعداد میں اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ اُس کی عزت بمقدار شمار میں آنے کے قابل ہو گئی ہے۔

یہ کنونشن عام و خاص مسیحیوں کے لئے ان کی سنگت و جماعت کو نشو و نما دینے اور آراستہ کرنے کا وسیلہ سمجھی جا سکتی ہے۔ اوّل تو ہندوستان کے کل علاقہ جات کے مسیحیوں اور مشنریوں سے ملنا ہی بذات خود تعلیم اور ترقی کا بڑا وسیلہ ہے۔ مگر اس کے علاوہ یہ ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں سب سال کے بعد اپنے دوستوں کو ملکر پرانی یادگاریں کو تازہ کر سکتے ہیں۔ اور نئے نئے لوگوں سے واقفیت پیدا کر سکتے ہیں۔ اور جو لوگ خانہ داری میں مشغول رہتے ہیں وہ یہاں آکر دیکھ سکتے ہیں کہ یہاں تھوڑے سے پیسوں میں ایک وقت کا کھانا میسر ہو سکتا ہے اور دوسرے وقت کے کھانے کے انتظام کرنے سے بے فکر ہو کر آرام و چین حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ایسے بھی ہیں جو دیگر کارندوں سے ملکر اپنے کاروبار کے متعلق اپنی اپنی تجویزوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح آئندہ کے لئے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور بعض لوگ کنونشن کو دیکھنے کے شوق سے ایک بار جاتے ہیں اور یہ کہنے کے قابل ہو جاتے ہیں کہ ہم بھی وہاں گئے تھے۔ اگرچہ یہ اور اسی طرح کے اور اسباب لوگوں کو سیالکوٹ کنونشن میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کر سکتے ہیں۔ مگر سیالکوٹ کنونشن کا مدعا و مقصد یہی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا خاص مقصد **پاک و مقدس زندگی بسر کرنے کی خواہش ہے۔** ایسی زندگی نہیں جس میں ہمیشہ شیطان حکمرانی کرے اور مسیح کبھی کبھی دخل پاتا ہو۔ بلکہ ایسی زندگی جس کا مرکز اور مقصد بالکل مسیح ہی ہو۔ اور ایسی زندگی جس میں سے روح القدس کی مدد سے شیطان مغلوب اور خارج کیا جاوے اور ایسی زندگی جو لحظہ بلحظہ اور دن بدن پاک روح سے ہدایت پاوے اور اس کے حکم بجا لاوے۔ ہاں خالص اور پاک زندگی ہونی چاہئے۔ کیونکہ اُن زندگیوں کا مالک خود خدا کا قدوس ٹھہرا ہے۔ یہ خواہش چند ایک ہندوستانی مسیحیوں اور مشنریوں کے دلوں میں بہت سی دل سوزی اور گناہوں کے اقرار کرنے کے بعد پیدا ہوئی تھی۔ اور یہ خواہش پیدا ہونے

دوسرے لوگوں میں بھی پاک زندگی پیدا ہونے کا بوجھ اُن کے دلوں پر پڑ گیا۔ کئی اشخاص یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ اس بوجھ کو اپنے اوپر محسوس کر کے ان دو باتوں کے لئے دعا مانگنے کی خاطر ایک جگہ جمع ہوئے یعنے اپنی اور دوسروں کی پاک زندگی گزارنے کے لئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا سے سیالکوٹ کنونشن کا مقصد یہی تھا اور اب تک یہی ہے۔ خدا نے اُن لوگوں کو جو سچائی اور خلوص دل سے اُن کے پاس آتے ہیں۔ برکت دینے کے واسطے اپنی حضوری کے وسیلہ اس میٹنگ کو منظور کیا ہے اس کا یہ مقصد نہیں کہ کسی خاص مذہب کے لوگوں یا کارندوں ہی کے واسطے جمع ہو کر دعا کی جاوے اور ان کے سوائے دوسروں کے واسطے کوئی حصہ و جگہ نہ ہو بلکہ یہ بلاہٹ ایسی ہی وسیع اور عام ہے جیسی ہمارے نجات دہندہ نے ہیکل میں کھڑے ہو کر اور چلا کر لوگوں کو دی تھی کہ "اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آوے اور پیوے"۔ اور پاک کلام میں کہ "روح اور دلہن کہتی ہے کہ آ۔ اور سننے والا بھی کہے کہ آ۔ اور جو پیاسا ہو وہ آئے۔ اور جو کوئی چاہے آب حیات مفت لے۔"

کیا آپ سیالکوٹ کنونشن کے فراہم ہونے تک اس کے لئے دعا کیا کریں گے؟ کیا آپ اپنے دل اور زندگی میں پاکیزگی پیدا ہونے کے لئے دعا کیا کریں گے؟ اور کیا آپ دوسروں کے دلوں کے لئے بھی دعا کریں گے۔ کہ وہ بھی ایسے ہی پاک ہو جاویں جیسے کہ وہ خود پاک ہے؟ دعا مانگتے ہوئے اور یقین رکھ کر سیالکوٹ کنونشن میں آئیے اور ان برکات کو حاصل کیجئے جو خدا آپ کے واسطے تیار کر رہا ہے۔ اور دوسروں کے ساتھ مل کر اُن کی برکات میں خوشی منائیے۔ آئیے! آئیے! آئیے!

الراقم:- پادری ڈوبیر کیلب۔ از راولپنڈی

ضرورت۔ ایک تجربہ کار انٹرنس پاس اُستاد کی ضرورت ہے جو کہ چرچ مشن سکول فیض آباد (اودھ) میں تھرڈ ماسٹر کا کام کرے عیسائی کو ترجیح دی جائیگی تنخواہ مبلغ ۲۰ روپیہ۔ درخواستیں معہ نقول سند کے بنام ہیڈ ماسٹر چرچ مشن سکول فیض آباد آنی چاہئیں

شعر و سخن

آسمان کی بادشاہت کیا ہے؟

ہوا اور حرص چھوڑ دو اس جہاں کی — ملے گی بادشاہی آسماں کی
کلام پاک نے منزل عیاں کی — حقیقت ظاہر ہے ہر نشاں کی
خزانہ ہے پڑا مخفی کہیں پر — نہ ہو حاجت وہاں تیر و کماں کی
مگر یاں اسکو ڈھونڈو جان و دل سے — رسائی واں نہ ہو گی بدگماں کی
نہیں وہ زور سے بھی ہوتا حاصل — خلوص دل صفائے زباں کی
فرشتے آکے ڈھونڈیں گے زمیں پر — پڑی ہو فکر تم کو اپنی جاں کی
گنہگار و اجو سمجھا ہو رہے منظور — کسالت چھوڑنا خواب گراں کی
نکانا تم نے پاکوں کی صفوں میں — اور سننا بات اپنے مہرباں کی
یہ مضموں ہو گیا مشکل بلا کا — نہ سدھ باقی تھی ہم کو امن آں کی
مسیح نے پکڑا میرا ہاتھ ہے برقؔ — ہوا آئی بہشت جاوداں کی

راقم میر کریم الدین برقؔ از مجیٹھا ضلع امرتسر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی گھیگے کی دوا

گھیگا سخت اور بہت بڑا یا بہت دنوں کا ہو جانے سے آرام نہیں ہوتا مگر تھوڑے دن کا ورم رہتے ہی علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے گھیگے کو آرام کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے دوا ایک ماہ تک کرنا چاہئے۔ اس میں خرچ بھی بہت کم ہے دوا ایک کھانے کی اور لگانے کی ملتی ہے۔ جو کہ ہفتہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔ قیمت کھانے کی دوا ۱۲؍ لگانے کی دوا ۴؍ محصول ڈاک عہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مندرجہ ذیل ادویہ بارہا کی آزمودہ ہیں بلا کسی خوف و اندیشہ کے نفع کرتی ہیں

نزول کا بگاڑ

ہند میں سب سے زیادہ اور مختلف رنگوں میں یہ دکھ پیدا ہوتا ہے بڈھا جوان عورت مرد پر اس کا حملہ ہوتا ہے چونکہ بوجہ حدت و حرارت گرمی ہندیوں کے جسم پر بلغم کم ہوتا ہے۔ جس لئے یہ اندرونی بیرونی اعضا اس کے حملے سے خارش ہو کر کمزور ہو جاتے ہیں۔ بیوقت بڈھا کر دینا اس کا کام ہے۔ بال سیاہ بیوقت سفید ہو جاتے ہیں دانت مضبوط اس کے گرنے سے بیوقت حرکت کرنے لگتے ہیں شش پر گرنے سے کھانسی خارش گلو ہو جاتی ہے آنکھوں میں گرے تو آنکھیں دھندلی ہو جاتی ہیں اس دوا کے استعمال سے ضعف دماغ ضعف جسم دور ہو کر نزول نہیں گرتا اور نہ زکام بار بار ہوتا ہے قیمت ڈبہ ایک روپیہ (عہ)

آنکھ گئی جہان گیا

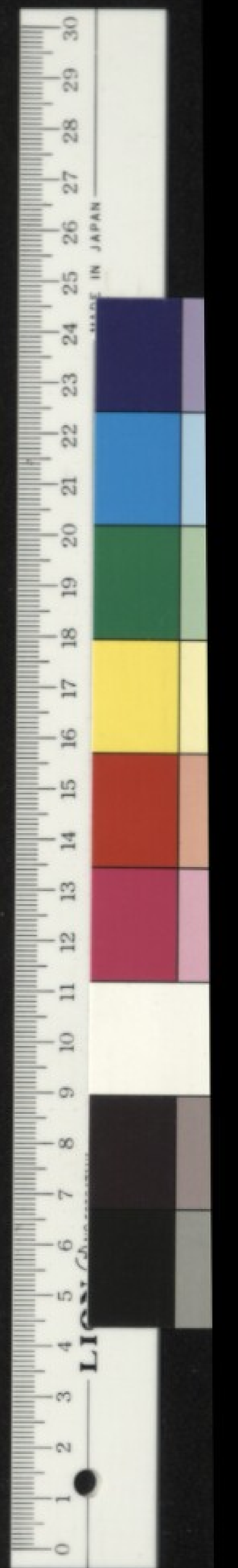
دنیا کے جاہ و جلال انسانی کمال خدا کو نہال اندھا دیکھ نہیں سکتا نابینا دوسروں کے سہارے گزر اوقات کرتا ہے۔ اسلئے اُن کی حفاظت ضروری کرنی چاہئے۔ اس سرمہ سے تمام دکھ دور ہوتے ہیں قیمت پڑیہ ایک روپیہ (عہ)

دانت گئے سواد گیا۔

منہ میں دانت نہ ہوں تو چہرہ کیسے بدنما ہو جاتا ہے۔ علاوہ بریں دانت پہلی مشین غذا کے ہے جو ہم کھاتے اس کو پیس کر درست کر کے قابل ہضم بناتا ہے۔ سارا دارومدار انہیں دانتوں پر موقوف ہے۔ اس کی درستگی کا خیال رکھنا چاہئے۔ اس سفوف سے دانت کیڑا لگنے سے بچنے سے مضبوط رہتے ہیں۔ قیمت عہ

کھانسی ام الامراض ہے

سب دکھوں کی جان کھانسی ہے کیونکہ پھیپھڑہ پر اس کا اثر ہوتا ہے جنکی درستگی پر انکا تندرست رہنا موقوف ہے ہندوستان میں یہ خرابی وہ تبدلات موسم و کثرت نزول سے کوئی شخص نہیں جو عمر میں بیسیوں دفعہ مبتلا نہ ہوا ہو۔ اس دوا کے استعمال سے کھانسی دور ہو کر وہ خرابیاں جن سے جان کو گھن لگ جاتا ہے پیدا نہیں





حالات جاپان اُردو	۲روہر
شریف بیبیاں	۲رو۹ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲رو۹ گورمکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲؍ر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری میتھڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر
دو سوال (زناستک تعلیم کا رو از روسُو فلاسفی)	۲ر
سورج پرکاش	۴رو۶ر مجلد ۱۲ار
ملکہ آستر کا احوال بالتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال "	۶ر
موسیٰ کا احوال "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	امر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	امر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۹پائی
پرستش حیوانات	۳پائی
تیرتھ	۹پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۹پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو	۳رو۹ر
دولت لازوال اُردو	۳ر ۵ر
رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی
صفائی کی ضرورت	۳پائی
عزت بیمثال اُردو	۳ر ۵ر
رومن اُردو	۸ر
دعوتِ اسلام	۹پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
بے گناہ نبی	۳پائی
فارقلیط	۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
حضرت محمد	۳پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
اسماء الٰہی	۳پائی
خدا کے دس حکم	۳پائی
مسیح کے حق میں پشینگوئیاں	۳پائی
مسیح یا محمد	۳پائی
نماز	۳پائی
قرآن	۳پائی
یسوع مسیح	۳پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳پائی
سورہ فاتحہ	۳پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
خدا ہمارا باپ	۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳پائی
انصاف کا دن	۳پائی
سچا اسلام	۳پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۲ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب

آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی*

دستور العمل نُور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	۵	ے
چوتھائی کالم	۵	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	معہ
پورا کالم	للعہ	معہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	۱۱

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خطوکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ و نیز ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون جو صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔

چندہ سالانہ موجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک ہیں قیمت عہ ۴ر۔

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاص کر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر دسمبر ۱۹۱۲ء ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم۔ ویری۔ ڈی ڈی۔ آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۲ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ... ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپیہ سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس دارُدو انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں رکشا کرفل وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے ہے کروفل لعہ۔

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

پادری جے۔ وی۔ ہیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وانی ہربرٹ چھپا۔